REGD NO P. 67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ لنڈن سے بخیریت گلاسگو پہنچ گئے

جماعت احمدیہ سکاٹ لینڈ کی طرف سے والہانہ خیر مقدم

گلاسگو یکم اگست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ مع اہل خانہ بفضل تعالیٰ یکم اگست کو ۵ بجے شام لنڈن سے بخیریت گلاسگو پہنچ گئے ہیں حضور کے گلاسگو پہنچنے پر جماعت احمدیہ سکاٹ لینڈ کے احباب نے مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کی سرکردگی میں اپنے آقا کا والہانہ انداز میں پرتپاک خیر مقدم کیا۔ حضور نے گلاسگو سے جملہ احباب جماعت کے نام محبت بھرا اسلام بھجوایا ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کے سفر کو بابرکت فرمائے اور وہ عظیم الشان غرض جس کی خاطر حضور نے یہ تاریخی سفر اختیار کیا ہے بتمام و کمال پوری ہو اور حضور کامیابی اور خیر و عافیت کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔

کوائف سفر یورپ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی کوپن ہیگن (ڈنمارک) سے لنڈن میں تشریف آوری

لنڈن میں حضور کی مصروفیات حضور انور کے گرانقدر مکتوب اور الٰہی بشارت

قادیان ۷ اگست ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ کے سلسلہ میں جو مختصر اطلاعات بذریعہ اخبار الفضل ہفتہ زیر اشاعت میں یہاں موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور انور کوپن ہیگن میں مسجد کے افتتاح اور ڈنمارک میں آسمانی پیغام پہنچانے کے بعد معہ ... لنڈن تشریف لائے تا اس جگہ کے احمدیہ مشن کا معائنہ کے ساتھ ساتھ یہاں بھی حضور آنے والی تباہی سے قبل رجوع الی اللہ کی طرف لوگوں کو متوجہ کر سکیں ۔ اور تا ان پر اتمام حجت ہو جائے ۔ چنانچہ اس سلسلہ کی مختصر اطلاعات حسب ذیل ہیں :۔

سفر سے متعلق اطلاعات

حضور انور بتاریخ ۲۷ جولائی کوپن ہیگن سے بذریعہ طیارہ روانہ ہو کر اسی روز بخیریت لنڈن تشریف لے آئے۔ اس بارہ میں مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے ارسال کردہ تار کا جو ترجمہ الفضل میں شائع ہوا وہ یہ ہے:۔

لنڈن ۲۷ جولائی بوقت ½ ۱۰ بجے صبح ۔ حضور کوپن ہیگن سے کل پونے چار بجے سہ پہر روانہ ہوئے ۔ ڈنمارک کے احمدیوں یورپ کے مبلغین اسلام اور دوسرے لوگوں نے فضائی مستقر پر حضور کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

حضور ½ ۵ بجے شام بخیر و عافیت لنڈن پہنچے ۔ فضائی مستقر پر انگلستان اور دوسرے ملکوں کے احمدی احباب سینکڑوں کی تعداد میں حضور کے استقبال کے لئے پہلے سے جمع تھے ۔ حضور نے ازراہ شفقت تمام حاضر احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب اور محترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری بھی حضور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے ۔ لجنہ اماء اللہ انگلستان نے بھی حضور اور محترمہ بیگم صاحبہ کو خوش آمدید کہنے کی سعادت حاصل کی ۔

اخباری نمائندوں نے پریس ملاقات میں حضور سے ایٹمی جنگ کے امکانات کے بارہ میں دریافت کیا۔ حضور نے جواب میں فرمایا اس کے امکانات مشتبہ ہیں حضور نے مزید فرمایا جب تک انسان اپنے خالق کی طرف رجوع نہیں کرے گا اور اس سے زندہ تعلق قائم نہیں کرے گا ۔ دنیا ہولناک تباہی کی طرف بڑھتی چلی جائے گی

حضور جملہ احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرماتے ہیں ۔ اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ انگلستان اور ڈنمارک کے احمدیوں کی طرف سے بھی سب بھائیوں کو سلام اور ان کی خدمت میں دعا کی درخواست ۔"

پرائیویٹ سیکرٹری (الفضل ۲۹/۷)

لنڈن میں حضور کی مصروفیات

لنڈن میں حضور کی مصروفیات پر مشتمل جو اطلاع مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے موصول ہوئی تار کا جو ترجمہ اخبار الفضل میں شائع ہوا وہ یہ ہے:۔

لنڈن ۲۹ جولائی بوقت ۲ بجے بعد دوپہر ۔ کل مورخہ ۲۸ جولائی کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں انگلستان کے احمدی احباب کو ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ۔ حضور نے یہ واضح فرمانے کے بعد کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ کے حصن حصین ہیں احباب کو متنبہ فرمایا کہ وہ اس حصن اور قلعہ میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ قرآن مجید نہ سیکھیں اور اس کی تعلیم پر کما حقہٗ عمل پیرا نہ ہوں ۔

بعد ازاں شام کو حضور نے اس استقبالیہ میں شرکت فرمائی جو حضور کے اعزاز میں وانڈزورتھ ٹاؤن ہال میں منعقد ہوا ۔ اس خصوصی تقریب میں وانڈزورتھ کے میئر سر ہیرلڈ جینکنز ممبر پارلیمنٹ مسٹر ہیرلڈ شورٹ جو پاکستان سوسائٹی کے اعزازی سیکرٹری بھی ہیں ۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ہائی کمشنر مغربی افریقہ کے ہائی کمشنر اور متعدد دوسری نامور شخصیتیں بھی شریک ہوئیں لارڈ میئر سر ہیرلڈ جینکنز اور محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے اپنی تقریروں میں حضور کو خوش آمدید کہا ۔ حضور نے اس موقع پر حاضرین سے خطاب فرماتے ہوئے ان تک پوری وضاحت اس کا قرآنی پیغام پہنچایا ۔ نیز انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عالمی انتباہ سے آگاہ فرمایا ۔ حضور نے فرمایا ۔ دنیا تباہی کے کنارے آ لگی ہے اگر اس نے اپنے خالق کی طرف رجوع نہ کیا ۔ اور اس کی جناب میں لوٹ نہ آئی تو یہ خدائی پیشگوئیوں کے بموجب تباہی سے ہمکنار ہوئے بغیر نہ رہے گی ۔

حضور کی یہ تقریر پینتالیس منٹ تک جاری رہی حاضرین نے اسے پوری دلجمعی سے گہرے انہماک کے ساتھ سنا اور وہ بہت متاثر ہوئے ۔ انہوں نے حضور کی تقریر کو جو صاف گوئی خلوص اور جذبہ ہمدردی کی آئینہ دار تھی بہت پسند کیا اور سراہا ۔

حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے حضور جملہ احباب جماعت کو مشفقانہ سلام ، خوشنودی اور دعاؤں کا تحفہ بھجواتے ہیں ۔" پرائیویٹ

ملک صلاح الدین ایم ۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

سے سیکرٹری ۔ (الفضل ۸/۹۷ ۱)

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور ہر گام پر روح القدس کی تائید سے نوازے اور اپنے فضل سے اس عظیم مقصد کو بہ تمام و کمال پورا فرمائے جس کی خاطر حضور نے یہ سفر اختیار فرمایا ہے ۔ آمین ۔

حضور کے پُرشفقت گرانقدر مکتوب

ہفتہ زیر اشاعت اخبار الفضل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے تین مکتوبات کے ضروری اقتباسات بھی شائع ہوئے احباب کی دلچسپی اور روحانی غذا کے طور پر ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں ۔ پہلے دو مکتوب حضور انور نے مغربی جرمنی کے شہر ہیمبورگ سے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ اور محترم میر داؤد احمد صاحب کے نام ارسال فرمائے ۔ اور تیسرا مکتوب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کوپن ہیگن سے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کے نام ارسال فرمایا

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کے نام مکتوب کا اقتباس

"یہاں بے حد مصروفیت رہتی ہے ۔ الحمد للہ ۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اُس نے اپنی بے پایاں رحمت اور قدرت سے بڑی کامیابی کے سامان پیدا کر دیئے ۔ صرف ہیمبورگ کے علاقہ میں ٹیلی ویژن پر اندازاً ساٹھ ستر لاکھ دیکھنے والے احمدیت سے متعارف ہوئے ۔ اس کے علاوہ سوئٹزرلینڈ میں وہاں کے ٹیلی ویژن پر لاکھوں آدمی احمدیت سے متعارف ہوئے ۔ ہیمبورگ کے صوبہ میں صرف چار روزانہ اخبار ہیں ۔ تین صبح شائع ہوتے ہیں ایک شام ۔ سب چہار اخبارات نے توجہ کھینچنے والی بڑی تصاویر شائع کر کے خبریں شائع کیں جن میں یہ خبر بھی تھی کہ اگر وہ اپنے زندہ خدا سے زندہ تعلق قائم نہ کریں گے تو تباہ ہو جائیں گے ۔

نتیجہ یہ ہوا کہ اگلے روز بازار میں ملتے لوگ اپنا اپنا کام چھوڑ چھاڑ ہماری طرف متوجہ ہو جاتا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پریس کانفرنس ہر مقام پر کامیاب رہی ۔ ہالینڈ والے ڈرتے تھے کہ کہیں اسرائیل کے متعلق سوال ایسے رنگ میں نہ کئے جائیں جن سے نقصان ہو کیونکہ اسلام دشمنی زوروں پر ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا رُعب ڈالا کہ وہ اس قسم کے سوال کی جرأت ہی نہ کر سکیں ۔ ہیمبورگ میں پریس کانفرنس تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک تھی ۔ ہر قسم کے دلچسپ سوالات کئے گئے اور تسلی بخش جواب اللہ تعالیٰ نے دلوائے ہر رنگ میں یہ کام سمجھنا ان کے لئے مشکل ہے آسان نہیں ۔ ایک اخبار نے اس کی طرف اشارہ بھی کیا ہے اس قدر دلچسپی لی کہ دیکھنے والے حیران تھے اور خدا کا ایک بندہ اپنے رب کی حمد سے معمور ۔ فالحمد للہ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دعاؤں کی بہت ضرورت ہے دعا کی درخواست کے ساتھ سب کی خدمت میں سلام ۔ بچوں کو پیار ۔"

(۲) محترم سید داؤد احمد صاحب کے نام مکتوب کا اقتباس

"صرف ہیمبورگ کے علاقہ میں تقریباً ساٹھ ستر لاکھ آدمی نے ٹیلی ویژن پر احمدیت سے تعارف حاصل کیا ، بڑی برکت ہے ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔ صرف چار اخبار اس چھوٹے سے صوبے میں شائع ہوتے ہیں (سارا علاقہ کئی صوبوں پر مشتمل ہے) جن میں سے ایک DIE WELT ساری مغربی جرمنی کے چوٹی کے اخباروں میں سے ایک ہے سب نے نمایاں تصویر کے ساتھ نوٹ دیئے ہیں نتیجہ بچہ بچہ پہچاننے لگا ہے باہر نکلیں تو سب آنکھیں ہم پر ۔ سب کام بھول جاتے ہیں ۔ دکاندار اخبار نکال کر سامنے رکھ دیتے ہیں ۔ بازبانی اظہار کرتے ہیں کہ ہم آپ کو جانتے ہیں اور یہ سب کچھ بڑی بشاشت اور شرافت کے ساتھ ۔ کہیں بدتہذیبی کا مظاہرہ نہیں دیکھا ۔ پریس کانفرنس میں نمائندگان پر فرشتوں کا رعب مشاہدہ کیا ۔ فالحمد للہ اَلَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔

Warning دے دی گئی اور چھپ بھی گئی ۔ اتمام حجت ہو گیا ہے مگر مغرب کی تاریکی میں ان باتوں کا سمجھنا ان اقوام کے لئے آسان نہیں ۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے ۔ بے حد مصروفیت میں جسمانی اور دماغی کوفت کا بھی احساس نہیں ۔ دل خدا کی حمد سے لبریز اور احباب جماعت کی دعاؤں کی ضرورت کا احساس بیدار ۔ وَعَلَیْہِ التَّوَکُّلُ وَلَہُ الْحَمْدُ ۔ سب کو سلام ۔ تمام احباب جماعت کو دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا سلام پہنچا دیں دعا کی درخواست کے ساتھ ۔"

کوپن ہیگن سے ایک مکتوب اور ایک عظیم الشان بشارت کا ذکر

۲۲ جولائی کو کوپن ہیگن سے مکتوب میں حضور انور نے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کو ارسال فرمایا ۔ اس میں مسجد نصرت جہاں کے افتتاح کے ایمان افروز کوائف کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اور اس کے فضل و احسان کا ذکر بھی فرمایا ہے یہ مکتوب بیش بہا برکت الٰہی پر مشتمل ایک عظیم الشان خدائی بشارت کا بیان بھی ہے ۔ حضور کے اس مکتوب گرامی کے مطبوعہ اقتباسات یہ ہیں :-

(۱) "بعض منذر خوابیں ڈاک میں یہاں بھی آ رہی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اور اپنے اس خادم کو اپنے حفظ و امان میں رکھے ۔ سب کی خدمت میں سلام اور دعا کی درخواست ہے ۔"

(۲) کل ۲۱ جولائی ۱۹۶۷ء نا قل) بعد نماز جمعہ مسجد کا افتتاح مختصر تقریر اور دعاؤں کے ساتھ ہوا ۔ افتتاح بہت کامیاب تھا خدا تعالیٰ کے فضل سے ۔ نمازی تو صرف تین صد سے اوپر تھے مگر زائرین سے سارا احاطہ بھرا ہوا تھا ۔ سینکڑوں کھڑے نظر آ رہے تھے ۔ بعض ملکوں کے سفیر ، شہر کی چوٹی کی شخصیتیں ، اور عوام ۔ میرا خیال ہے کہ سینکڑوں نے چائے میں بھی شمولیت اختیار کی ۔ کھانے میں اللہ تعالیٰ نے اس قدر برکت ڈالی کہ کچھ بھی کچھ بچ ہی گیا ۔ صرف ایک شخص تھا جس نے کچھ نہیں کھایا یعنی خاکسار ۔ کیونکہ پریس انٹرویو میں پوری توجہ سے نمائندگان سے مخاطب تھا ۔ یہ پہلی جگہ ہے جہاں اخباروں نے اسلام کے بارے میں بطور عنوان بھی لکھا ہے یعنی خدا کی رحمت برسا دی بھی پڑ گئی ہے ۔ آسمانی پانی سے بھی حصہ ملا ہے ۔ امید ہے اولاد کی فصل اچھی ہو گی ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔ ریڈیو ، ٹیلی ویژن نے افتتاح کی خبریں نشر کی ہیں ۔ اور بہت سے اخباروں نے بڑی بڑی تصاویر کے ساتھ نوٹ دیئے ہیں ۔ حق میں بھی اور خلاف بھی ۔ زائرین کل سے آتے چلے جا رہے ہیں اور آتے رہیں گے امید ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے ۔ وَلَہُ الْحَمْدُ بے حد دعائیں کرتی رہیں اور کرواتی رہیں ۔"

(۳) "زیورک صبح تین بجے کے قریب زبان پر مندرجہ ذیل الفاظ جاری ہوئے

مُبَارَکٌ وَّمُبَارَکٌ وَکُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَکٌ یُّجْعَلُ فِیْہِ

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ

آپ کی دعاؤں کا طالب

یہاں سب خیریت ہے سب کی طرف سے سلام"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب گرامی میں جس الہام کا ذکر فرمایا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسجد مبارک قادیان کے متعلق ہوا تھا ۔ یہی الہام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان پر جاری ہوا ۔ (باقی صفحہ ۴ پر)

مدینۃ المسیح قادیان کی خبریں

قادیان ۸ راگست ۔ محترم مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں

۲ ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔ البتہ محترمہ بیگم صاحبہ کے پتہ میں ورم کی تکلیف پوری طرح دور نہیں ہوئی ۔ علاج جاری ہے ماہ ستمبر کے شروع میں ایکسرے وغیرہ لیا جائیگا ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

۳ ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مورخہ ۴/۸/۶۷ کو نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں حضرت اقدس کے کامیاب سفر یورپ کی چیدہ چیدہ باتیں بتا کر سفر کے بابرکت ہونے اور حضور انور کی بخیریت مراجعت کی دعا کی تحریک کی نیز بعض تربیتی امور پر روشنی ڈالتے ہوئے مرحوم ماسٹر نثار محمد صاحب کی ناگہانی وفات کا ... [illegible]

۴ ۔ نماز جمعہ کے بعد جناب جنرل سیکرٹری صاحب نے احباب جماعت میں حضرت اقدس کے یورپ کے سفر سے بامراد بخیریت واپسی کیلئے دعاؤں کے ساتھ اجتماعی صدقہ کی تحریک کی چنانچہ اگلے روز صدقہ کے جانور ذبح کئے گئے اسی روز بعد نماز عصر لجنہ اماء اللہ کی ممبرات نے بھی اپنے ہفتہ وار اجلاس میں حضور کے لئے اجتماعی دعا کی اور صدقہ بھی اکٹھا کیا ۔

۵ ۔ محترم جناب شیخ عبدالحمید صاحب شاکر ناظر بیت المال مع انسپکٹر صاحب بیت المال کشمیر کے مالی دورہ سے فارغ ہونے کے بعد مورخہ ۳/۸/۶۷ کو بخیریت واپس دارالامان تشریف لے آئے ۔

۶ ۔ مبلغ مشرقی افریقہ مکرم حکیم مولوی محمد ابراہیم صاحب واقف زندگی مورخہ ۷/۸/۶۷ کو مقامات مقدسہ کی زیارت کیلئے تشریف لائے ہیں ۔

۷ ۔ تعلیم القرآن کی دونوں کلاسیں باقاعدگی سے جاری ہیں جس کلاس کو تعلیم دینے کی سعادت راقم الحروف کو حاصل ہو رہی ہے الحمد للہ اس نے اس ہفتہ ۳ سپارے ختم کر لئے ہیں ۔ احباب (باقی صفحہ ۱۲ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کامیاب سفر یورپ

ہیمبورگ میں حضور کی مصروفیات

ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر حضور کا ذکر ۔ استقبالیہ میں شرکت ۔ پریس کانفرنس

لاکھوں افراد تک اسلام کا پیغام ۔ جرمن پریس میں نمایاں و وسیع چرچا

ایک جرمن خاتون کا قبول اسلام اور ایک عرب دوست کا قبولِ احمدیت

پروگرام کے مطابق حضور ۱۶ ؍ جولائی کو ہیمبورگ (جرمنی) تشریف لائے۔ ہیمبورگ جرمنی کا مشہور شہر ہے اور آبادی کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔ اس ملک میں ہمارا تبلیغی مرکز ۱۹۴۹ء میں قائم کیا گیا تھا۔ اس مرکز کا صدر مقام ہیمبورگ ہے ۱۹۵۷ء میں خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو عیسائیت کے ایک اور گڑھ میں خدا کا گھر تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نور اللہ مرقدہ کے ارشاد کے ماتحت محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اس مسجد کا افتتاح کیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب حضور کے ذاتی نمائندہ کی حیثیت سے اس تقریب میں شامل ہوئے۔ ہیمبورگ کی تاریخ میں یہ دوسرا موقعہ تھا۔ جبکہ اس زمانہ کے خلیفہ نے اپنے قدموں سے اس سرزمین کو نوازا۔

جماعت احمدیہ ہیمبورگ کے دلوں میں خوشی اور مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی جب انہیں یہ اطلاع ملی کہ اپنے دورۂ یورپ کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالےٰ چند روز کے لئے ہیمبورگ بھی تشریف لا رہے ہیں اور انہوں نے یہ خبر سنتے ہی حضور کے استقبال کی تیاریاں شروع کر دیں۔

حضور کی ہیمبورگ میں آمد سے قبل یہاں کے دو اخباروں نے آپ کی آمد کی خبر شائع کی

Hamburger Abend Blatt نے اپنی اشاعت ۶ ؍ جولائی میں یہ خبر دی کہ

"خلیفہ مرزا ناصر احمد امام جماعت احمدیہ (جن کا مرکز ربوہ مغربی پاکستان ہے) ۱۶ ؍ جولائی کو ہیمبورگ تشریف لا رہے ہیں اور ۲۱ ؍ جولائی کو آپ کوپن ہیگن میں نئی مسجد کا افتتاح کریں گے"۔

اسی طرح ایک اور اہم اخبار [illegible] نے ۷ ؍ جولائی کے ہیمبورگ کالم میں یہ خبر شائع کی کہ "احمدیہ مسلم جماعت کے لیڈر حضرت مرزا ناصر احمد (جن کا مرکز ربوہ مغربی پاکستان ہے) یورپ کے مشنوں کا دورہ کرتے ہوئے ۱۶ ؍ جولائی کو ہیمبورگ پہنچیں گے امام عبد اللطیف پونے دو بجے ہوائی اڈہ پر ان کا استقبال کریں گے اور ۴½ بجے ان کے اعزاز میں جماعت کی طرف سے مسجد فضل عمر میں استقبالیہ دعوت دی جائے گی نیز ۱۷ ؍ جولائی کو ہیمبورگ گورنمنٹ کی طرف سے ٹاؤن ہال (Rathaus) میں پونے گیارہ بجے دعوتِ استقبالیہ دی جائے گی۔ ۲۱ ؍ جولائی کو آپ کوپن ہیگن کی مسجد کا افتتاح کریں گے"۔

چونکہ حضور کی رہائش مسجد سے متصل مشن ہاؤس میں ہونی تھی۔ اس لئے مشن ہاؤس کو ہر طرح سے صاف کیا گیا۔ دیواروں کی سفیدی کرائی گئی۔ اور ان پر نئے کاغذات لگائے گئے۔ ایک ایرانی تاجر بڑی محبت سے اس موقعہ پر کثیر تعداد میں قالین لے آئے تاکہ ملنے والوں کو آرام ہو جائے۔ مشن ہاؤس کے بیرونی دروازہ پر اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا کے الفاظ لکھے گئے مسجد فضل عمر کا نام قمقموں کی روشنی میں دور سے دکھائی دیتا تھا ایک شیشہ کی الماری میں جماعت کا لٹریچر بھی رکھا گیا تاکہ غیروں کو تعارف ہو جائے اور مشن ہاؤس کے دروازے کے ارد گرد مشرقی طرز کی جھنڈیاں ایک عجیب رنگ دے رہی تھیں جسے ہر راہ گیر حیرت اور لطف سے دیکھتا تھا

جرمن اور پاکستانی احباب جماعت وقت مقررہ سے قبل ہی ہوائی اڈہ پر پہنچ گئے اور اپنے پیارے امام کی آمد کا انتظار کرنے لگے۔ ہر شخص کے چہرے سے بے چینی اور شوق ٹپکتا تھا۔ جہاز عین وقت پر پہنچا دروازہ کھلا اور حضور کالی اچکن اور سفید پگڑی میں ملبوس باہر تشریف لائے مکرم عبد اللطیف صاحب امام مسجد نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا اور فرط محبت میں انہوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا جس میں سب دوست کیا پاکستانی اور کیا جرمن شامل ہوئے اور مغرب کی اس سرزمین پر اسلام اور مشرقی انداز چھا گئے اور ہوائی اڈہ اللہ اکبر اور اسلام زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا اس موقعہ پر ہوائی اڈہ کے عملہ نے خاص طور پر تعاون کیا۔ اور ہر قسم کی سہولت بہم پہنچائی کھانے اور آرام کے بعد شام پانچ بجے استقبالیہ تقریب کا انعقاد ہوا۔ حضور استقبالیہ میں شرکت کے لئے اپنی قیامگاہ سے باہر تشریف لائے۔ پریس رپورٹرز اور فوٹوگرافرز نے حضور کی تصاویر اتاریں اور تصاویر لینے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرنے لگے

اس استقبالیہ میں دور دور دیک سے آئے ہوئے جرمن احمدی احباب کے علاوہ متعدد غیر از جماعت دوست شامل ہوئے جن میں سے چند ایک کا ذکر قارئین کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔

(۱) [illegible] (ڈائریکٹر) اور مرکزی حکومت کے نمائندہ کے طور پر اس تقریب میں شامل ہوئے

(۲) Mr Franz (نمائندہ ٹوٹل کارپوریشن)

(۳) Mr Brodwood (قونصل جنرل سیرالیون)

(۴) Miss Kerrutt (سیکرٹری قونصل جنرل سیرالیون)

(۵) ڈاکٹر دھاوان۔ یہ ہندوستانی نژاد دوست وہاں مستقل طور پر رہائش پذیر ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ۱۹۵۵ء میں ملے تھے اور اکثر حضور کی خدمت میں حاضر رہتے تھے اور خدمت بجا لانے کے لئے تیار رہتے تھے۔

(۶) مسٹر حشر دلاڑی ایرانی دوست ہیں اور قالینوں کا کاروبار کرتے ہیں۔

(۷) مسٹر حسین جو البانیہ کے رہنے والے مسلمان ہیں۔

استقبالیہ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو کہ مکرم بشیر احمد صاحب شمس مبلغ ہیمبورگ نے کی تلاوت کے بعد آیات کا ترجمہ جرمن زبان میں سنایا گیا۔ چونکہ اس تقریب میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب بھی شامل تھے اس لئے مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب نے حضور اور جماعت احمدیہ کا تعارف ملاقاتیوں سے کرایا۔ ان تعارفی تقریر کے بعد مسٹر عبد الغفور نے جو ہمارے جرمن احمدی بھائی ہیں حضور کی خدمت میں جرمن زبان میں سپاسنامہ پیش کیا (اس کا ترجمہ اردو میں حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا) اس سپاسنامے کا متن درج ذیل ہے

سپاسنامہ

بخدمت حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں یہ موقعہ بہم پہنچایا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نافلہ۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند اور خلیفۂ وقت حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو جو آج ہم میں رونق افروز ہیں جماعت احمدیہ ہیمبورگ کی طرف سے اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا عرض کر سکیں

یہ امر ہمارے لئے خوشی اور مسرت کا باعث ہے کہ آپ نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ حصہ جماعت ہیمبورگ کے لئے وقف کیا۔ اور ہمیں اپنی زیارت سے نوازا۔ پیارے آقا۔ ابھی وہ دن نہیں بھولے جب حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نور اللہ مرقدہ یہاں ایک بار ہم میں موجود تھے تاہ وہ مبارک وجود آج موجود نہیں اور یہ بھی کیا سعادت کی گھڑی ہے کہ آج اس مقدس وجود کو تو نہیں بلکہ قدرت ثانیہ

گئے ایک اور مظہر کو اپنے درمیان پا کر حقیقی مسرت محسوس کرتے ہیں۔

خلافت کا نظام نہایت ہی مبارک نظام ہے جس کے ذریعہ جماعتی اتحاد اور مرکزیت کے علاوہ نبوت کا نور جماعت کے سر پر جلوہ افروز رہتا ہے۔ ہم ممبران جماعت احمدیہ ہیمبرگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت پر پختہ ایمان رکھتے ہیں۔ اور آج ہم خلوص دل کے ساتھ اپنی وابستگی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور آپ کو اپنے مکمل تعاون کا پورا یقین دلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

پیارے آقا! اہل یورپ جو مذہباً عیسائی کہلاتے ہیں لیکن سائنس اور جدید فلسفہ نے جن کو عیسائیت کے غیر معقول نظریات سے بیزار کر کے آزاد خیال بنا دیا ہے اب دانستہ یا نادانستہ اسلام کی طرف مائل ہوتے نظر آتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان کو ایک حد تک پورا کرنے والے ہیں کہ

"آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج"

یورپ میں ایک ایسا ماحول پیدا ہو رہا ہے جس میں حقیقی مذہب کے پھیلنے کا بڑا امکان ہے آج اس بات کی ضرورت ہے کہ لوگوں کے سامنے اسلام کی صحیح تصویر معقولی رنگ میں پیش کی جائے ہمیں یقین ہے کہ یورپ کی کشتی جو الحاد کے طوفان میں ڈگمگا رہی ہے سلامتی کے کنارے لگایا جا سکتا ہے اور دنیا میں ایسا انقلاب لایا جا سکتا ہے اور مادی یکطرفہ ترقیوں کی وجہ سے یورپ کے انسان کو جس تباہی کی طرف وہ جا رہا ہے اس راستہ سے موڑ کر ایک نئی دنیا کی طرف بلکہ نجات کے صحیح راستہ پر گامزن کیا جا سکتا ہے وہ راستہ جو انبیاء علیہم السلام ابتدا سے ہی دکھاتے آ رہے ہیں اور جس کو اسلام نے صاف صاف نشانات سے متعین کر دیا ہے۔

پیارے آقا! یہ کام بظاہر بڑا کٹھن اور مشکل ہے کئی قسم کی رکاوٹیں اس راہ میں حائل نظر آتی ہیں۔ ذرائع و وسائل محدود ہیں۔ مگر اس کے باوجود ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ اسلام کی ترقی اور غلبہ کے وعدے انشاء اللہ ضرور پورے ہوں گے خدائی تقدیر ہے جو رونما ضرور اپنا رنگ دکھائے گی۔ اس میں کسی وجہ سے تاخیر تو ہو سکتی ہے مگر اندھیر نہیں ہو سکتا۔

آخر میں ہم عرض کرتے ہیں کہ حضور اپنے تبلیغی خطاب سے جماعت کو نوازیں۔

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ ہیمبرگ

حضور کا خطاب۔ اس سپاسنامہ کے جواب میں حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

"مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کو جرمن زبان میں مخاطب نہیں کر سکتا جرمنی میں میں نے کئی ہفتے گزارے ہیں لیکن اسے ایک لمبا عرصہ ہو چکا ہے ۱۹۲۴ء اور ۱۹۲۸ء کے درمیان میں یہاں آتا رہا ہوں اور کچھ جرمن زبان بھی میں نے سیکھی تھی۔ اب میں جب جرمنی آیا ہوں تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ گویا میں اپنے ایک ملک سے اٹھ کر دوسرے اپنے ہی ملک میں آ گیا ہوں۔ میں آپ سب کا جنہوں نے میرے لئے بہت پیار اور محبت کے الفاظ استعمال کئے ہیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ صرف اپنی جماعت کا ہی نہیں بلکہ جرمن حکومت کا بھی خاص طور پر جن کے نمائندے یہاں موجود ہیں۔

—— اور ساتھ ہی میں ایک پیغام آپ کے کانوں تک پہنچانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ اسلام امن کا مذہب ہے اسلام کے معنے ہی امن کے ہیں اور مسلمان وہ ہے جو کسی کو بھی دکھ نہیں پہنچاتا۔ ہر ایک کو سکھ پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لئے میرے دل میں آپ سب کی بڑی خیر خواہی ہے اور میں ہمیشہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کو اور دوسری قوموں کو بھی اس ایٹمی تباہی سے جو سر پر منڈلا رہی ہے محفوظ رکھے۔ اس تباہی سے بچنے کا ایک نسخہ میں آپ کو بتا سکتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کے ساتھ ایک زندہ تعلق پیدا کریں کیونکہ اس وقت خدا غضب میں ہے اور اگر آپ اس کو راضی نہ کریں گے تو تباہ ہو جائیں گے

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج یہاں کے امام ریو بارڈ عبداللطیف صاحب کی بیٹی کی شادی ہے۔ اس موقعہ پر میں امام صاحب اور آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اسلام نے عورت کے حقوق کی اتنی حفاظت کی ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ چودہ سو سال ہیں عورت نے ہر قسم کی ترقی کی ہے کہ جو حقوق حاصل کئے ہیں اسلام نے پہلے سے یہ حقوق عورت کو دے رکھے تھے بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ۔ اس لئے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کو عورت کے حقوق کے متعلق معلومات حاصل کرنی چاہئیں اور عورتوں کو بھی چاہیئے کہ وہ مردوں کو مجبور کریں کہ وہ انہیں ان کے حقوق کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں۔ تا عورت وہ تمام حقوق حاصل کر سکے جو اس کا پیدائشی حق ہے اور جو ایک مرد بعض دفعہ اسے نہیں دیتا۔

آخر میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جماعت کا بھی اور باہر سے آنے والوں کا بھی اور میری یہ دعا ہے کہ آپ سب کو اللہ تعالیٰ اپنی شناخت کی توفیق دے۔ آمین۔"

(حضور کا یہ خطاب اردو میں تھا جس کا ترجمہ مکرم عبداللطیف صاحب ساتھ ساتھ جرمن زبان میں کر رہے تھے)

حضور نے اپنی تقریر کو جرمن زبان کے الفاظ DANKE SEHON یعنی بہت شکریہ کہہ کر ختم کیا۔

اس مختصر سادہ اور باوقار تقریب کے بعد حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی

انفرادی ملاقاتیں

اس کے بعد انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو کہ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ حضور نے دوستوں کے حالات سنے اور مشورے کے طالبوں کو مناسب مشوروں سے نوازا۔ ایک جرمن احمدی عبدالحمید ڈنگر جو کہ معذور ہیں اور بڑی مشکل سے چل سکتے ہیں کیونکہ ٹانگیں کام نہیں کرتیں۔ نہایت اخلاص کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر رہے۔ حضور خود ان کے پاس تشریف لے گئے اور نہایت شفقت اور محبت سے گفتگو فرماتے رہے ان کے لئے دوا بھی تجویز فرمائی۔ یہ صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ۱۹۵۵ء میں تشریف آوری پر حضور کی خدمت میں سارا وقت حاضر رہے تھے۔ ان ملاقاتوں کے اختتام پر نماز ظہر و عصر کی تیاری شروع ہوئی۔ جرمن احمدی مسٹر عبدالغفور نے نہایت سُریلی اور بلند آواز میں اذان کہی۔ اور حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں۔

جرمن احمدیوں کا اخلاص

جرمن احمدیوں کی حضور سے ملاقات کی تڑپ کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان میں سے کئی ایک دور دراز سے سفر اختیار کر کے حضور کی زیارت کے لئے آئے تھے۔ مسٹر سعید کریمیشر سوئیل کا سفر طے کر کے سینڈرو وز قبل ہی مشن ہاؤس پہنچ گئے تھے تاکہ کام میں تعاون کر سکیں اسی طرح مسٹر خلیل سٹول تین سو میل کا سفر کر کے شامل ہوئے۔ مسٹر ڈنگر باوجود اپنی بیماری و معذوری کے حضور کی زیارت کے لئے آئے۔ مسٹر مارٹن اور مسٹر ناصر نکوسکی جو ربوہ بھی آ چکے ہیں اور دیگر ملکوں کی سیاحت کر چکے ہیں بھی شامل ہوئے۔

یہ سارے احمدی احباب نہایت ادب اور اخلاص کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر رہے۔

ایک جرمن خاتون کا قبول اسلام

خدا تعالیٰ اپنے خلیفہ کے کلمات میں جو اثر اور جذب ڈال رہا ہے اس کی ایک جھلک یوں نظر آئی کہ ایک جرمن خاتون نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کر کے اسلام قبول کیا۔ الحمد للہ۔ اس خاتون کا اسلامی نام راشدہ مارٹن رکھا گیا۔ ان کے خاوند عبدالحمید مارٹن پہلے ہی احمدی ہیں اور فوج میں افسر ہیں۔

پریس میں حضور کا ذکر

ٹیلی ویژن کے عملہ کی جماعت استقبالیہ میں حاضر تھی۔ انہوں نے اس تقریب کے مختلف پہلوؤں کو فلمایا اور یہ فلم ۷ جولائی کی شام کو ٹیلی ویژن پر دکھائی گئی ٹیلی ویژن کے علاوہ ریڈیو نے بھی حضور کی آمد کا ذکر نشر کیا۔ اس طرح حق و صداقت کی آواز لاکھوں افراد تک پہنچی۔

استقبالیہ کا انعقاد

۷ جولائی کو لوکل صوبائی حکومت کی طرف سے حضور کے اعزاز میں دعوت استقبالیہ دی گئی۔ اور اس طرح ان کو یہ فخر حاصل ہوا کہ وہ خدا کے ایک خلیفہ سے برکت حاصل کریں۔ اس میں شہر کے معززین کے علاوہ حکومت کے نمائندے بھی شامل ہوئے۔ حضور قریباً نصف گھنٹہ تک نمائندگانِ حکومت کے ساتھ مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے اور اس طرح جرمن کے اکابرین کو بھی حضور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

بعد دوپہر حضور مکرم محمد نذیر احمد صاحب داماد مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کی دعوت ولیمہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس دعوت میں بعض مقامی جرمن احمدی دوست بھی شامل ہوئے۔

اٹلانٹک ہوٹل میں پریس کانفرنس

اس شام اٹلانٹک ہوٹل میں ایک پریس کانفرنس میں حضور نے شرکت فرمائی۔ اس پریس کانفرنس میں سارے ملک کے اخبارات کے نمائندوں کے علاوہ خبر رساں ایجنسیوں کے نمائندے، مختلف ریڈیو سٹیشنوں کے نامہ نگار اور مضمون نویس وغیرہ (اکیس) ۲۱ کی تعداد میں شامل ہوئے جن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:-

(۱) جرمن نیوز ایجنسی (۲) کوئنٹی پریس (۳) ریڈیو ام شاؤ۔ ام۔ اینڈ (۴) ریڈیو سکول ٹیکنک دیہ سکینڈری سکولوں کے سٹینڈرڈ پر ہفتہ وار پروگرام نشر کرتا ہے) (۵) یونائیٹڈ پریس (۶) کیتھولک نیوز ایجنسی (۷) پروٹسٹنٹ نیوز ایجنسی (۸) بلڈ سائٹنگ (BILD ZEITUNG) (۹) ڈی ویلٹ (Die Welt) (۱۰) نارگن پوسٹ (۱۱) ہمبرگر ابینڈ بلٹ (HAMBURGER ABENDBLATT)

ہمبرگ سے چار اخبار نکلتے ہیں۔ اور ان سب کے نمائندے آئے ہوئے تھے۔ ڈی ویلٹ مغربی جرمنی کے مشہور ترین دو اخبارات میں سے ایک ہے (دوسرا اخبار فرانکفورٹ میں چھپتا ہے۔

اس پریس کانفرنس میں حضور کے علاوہ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر چوہدری عبداللطیف صاحب بشیر احمد شمس صاحب اور عبدالکریم ڈنکر صاحب نے بھی شرکت کی۔

ٹھیک چار بجے پریس کانفرنس شروع ہوئی۔ حضور نے اس کانفرنس میں باقاعدہ اخبار کا بیان جاری کرنے کی بجائے سوال و جواب کے طریق کو ترجیح دی۔ آپ کے اس اعلان کے ساتھ ہی رپورٹرز نے سوالات پوچھنے شروع کر دیے جن کے جوابات حضور نے نہایت اطمینان اور تفصیل کے ساتھ دیئے۔ ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ سچے مذہب کی نشانی یہ ہے کہ اس کے ماننے والوں کا تعلق خدا تعالےٰ سے ہو۔ جس مذہب کا تعلق خدا تعالےٰ سے نہیں وہ حقیقی مذہب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مذہب کی غرض ہی یہ ہے کہ خدا سے تعلق پیدا کرے۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ اس وقت یہ نشانی صرف اسلام میں پائی جاتی ہے اور صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو ان کو خدا سے ملا دیتا ہے۔ اس کے ثبوت کے لئے حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بنیادی چیلنج جو حضور نے قبولیت دعا کا دنیا کو دعا کا دیا ہوا ہے ان نمائندگان کے سامنے پیش فرمایا کہ مختلف مذاہب کے ماننے والے چند مریض منتخب کریں۔ ان میں سے ہر مذہب کے نمائندے کو چند مریض بانٹ دیئے جائیں اور ہر ماننے والا صرف اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کر کے اپنے حصہ کے مریضوں کی صحت کا طالب ہو۔ میرا یہ دعوےٰ ہے کہ میرے حصہ میں جو مریض آئیں گے۔ وہ دوسروں کی نسبت زیادہ صحت یاب ہو جائیں گے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ نشانیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقوال سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ تیس سال کے بعد دنیا میں ایک زبردست تباہی آنے والی ہے اور اس تباہی میں صرف وہی لوگ محفوظ رہ سکیں گے جن کا اپنے خالق سے صحیح تعلق ہوگا اور اس تباہی کے بعد کیا روس اور کیا امریکہ بلکہ ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے گا۔

آپ نے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ابتدائی زندگی کے حالات تفصیل سے بیان فرمائے اور پھر اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ احمدیت نے دنیا میں کیا اثر اور نفوذ پیدا کیا ہے۔

مقامی جماعت کو ایک شرف یہ بھی حاصل ہوا کہ از راہ شفقت حضور نے رات کا کھانا ان کے ساتھ تناول فرمایا۔ کھانے کے بعد ہمبرگ جماعت کی طرف سے حضور کی خدمت میں ایک خوبصورت ٹائم پیس بطور تحفہ عبدالکریم ڈنکر صاحب نے پیش کیا جسے حضور نے قبول فرما کر اپنے دوستوں کی دلجوئی کی۔

نماز عشاء کے بعد حضور نے فرداً فرداً مسجد میں ہی احباب کو شرف ملاقات بخشا۔ ایک جرمن دوست جو ابھی احمدی نہیں ہوئے حضور سے ملے ان کی تاریخ پیدائش ۱۶؍ نومبر ہے اور حضور کی پیدائش کی تاریخ اور مہینہ بھی یہی ہے۔ اگرچہ سن مختلف ہے (ان کا سن پیدائش ۱۸۹۵ء اور حضور کا ۱۹۰۹ء) اس اتفاق سے وہ بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے اپنا کارڈ جس پر ان کی پیدائش کی تاریخ اور مہینہ درج تھا حضور کو دکھایا۔ حضور نے تذکرہ میں سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام جو ۱۸۸۶ء میں ہوا تھا جرمن میں ترجمہ کر کے انہیں بطور تحفہ دیا وہ الہام یہ ہے کہ

"خدا تجھے نہیں چھوڑے گا اور فراموش نہیں کرے گا"

اس پر دوسرے دوستوں نے بھی خواہش ظاہر کی تو ان کی تاریخ پیدائش اور مہینے کے مطابق حضور نے تذکرہ سے بعض الہامات نکال کر اور ترجمہ کروا کر دیئے ان احباب کے نام اور الہامات یوں ہیں۔

(۱) عبدالکریم ڈنکر (DUNCKER)
وَاللّٰہِ وَلِیُّکَ وَرَبُّکَ

(۲) ٹی دے مان (TIEDEMANN)
نُزُلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ

(۳) سعید کرٹشیمر (KRETZSCHMER)
"خدا نکلنے کو ہے یعنی خدا تعالےٰ ان پانچوں زلزلوں سے اپنا وجود دکھلائے گا"

(۴) عبدالغفور گریپنتھین (GRAPENTHIEN)
لَا تَخَفْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا

(۵) خلیل سٹومل (STOMMEL)
اِنَّ اللّٰہَ یَجْعَلُ کُلَّ حَیٍّ

ان کو حضور نے اپنے مبارک دستخط کے ساتھ اپنی تصویر بھی عنایت فرمائی۔

(۶) ناصرہ گریپنتھین صاحبہ
"زندگی بآرام ہو جانا یہی زندگی ہے"

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس موقعہ پر اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی اصل انگوٹھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بنوائی تھی۔ اور اس وقت حضور نے پہنی ہوئی تھی اسے حضور نے اتارا اور اس الہام کا پس منظر بیان فرمایا۔ اور احباب جماعت کو اسے بوسہ دینے کا ارشاد فرمایا۔ [illegible]

چنانچہ سبھی موجود احباب نے جن میں جرمن احمدی اور پاکستانی بھی شامل تھے باری باری اسے بوسہ دیا۔ خدا کے مسیح کے تبرک سے برکت حاصل کی جس کے متعلق آج سے ایک صدی قبل خبر دی جا چکی تھی کہ ایک دنیا اس سے برکت حاصل کرے گی۔ فالحمدللہ

ٹیلی ویژن پر حضور کا ذکر

۱۷؍ جولائی کی شام کو قریباً ۷ بجے ٹیلی ویژن نے ایک مخصوص پروگرام میں مسجد میں استقبالیہ کے بعض اہم حصوں کو نشر کیا۔ اس میں حضور کی سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے وقت کا اکثر حصہ اور حضور کی شخصیت کو نمایاں طور پر دکھایا گیا جبکہ علاوہ استقبالیہ کے دیگر اہم حصوں کو بھی تصویری زبان میں دکھایا گیا۔ جائزہ لینے پر معلوم ہوا کہ یہ پروگرام ہمبورگ اور اس کے گرد و نواح کے دیگر صوبوں میں قریباً ستر لاکھ افراد نے دیکھا اس طرح خدا کے فضل سے ان جرمن لوگوں کو یہ شرف حاصل ہوا کہ انہوں نے اسلام اور احمدیت کا پیغام براہ راست حضور سے سنا۔

ٹیلی ویژن۔ ریڈیو اور اخبارات میں حضور کی تصویروں اور حضور کی آمد اور پریس کانفرنس میں شرکت کی خبروں اور اخباری مضامین کی اشاعت کی وجہ سے اب حضور کو ہمبرگ کے سارے عوام خوب پہچاننے لگ گئے ہیں اور حضور جہاں جہاں بھی تشریف لے گئے لوگ اخبار نکال نکال کر سامنے پیش کر دیتے اور حضور کی تصویر دکھاتے اس اظہار کے لئے کہ ہم آپ کو جانتے ہیں تصویریں اتنی کثرت سے شائع ہوئی ہیں کہ بچے بھی پہچاننے لگ گئے ہیں اور بہت سے بچے جب حضور کو دیکھتے تو مسکرا مسکرا کر سلام کرتے۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے یہاں کے اخباروں میں اسلام اور احمدیت اور خدا کے مقرر کردہ خلیفہ اطال اللہ بقاءہٗ کا خوب چرچا ہوا۔ اس قدر وسیع اشاعت ہوئی ہے کہ بے اختیار دل خدا کی حمد سے بھر جاتا ہے۔ ولہٗ ملک السمٰوٰت والارض۔

ہمبرگ کے احمدی احباب خدا تعالےٰ کی حمد اور شکر کے جذبات سے لبریز ہیں کہ انہیں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہمبرگ میں چار روزہ قیام کے دوران حضور سے اکتساب فیض کا موقع میسر آیا۔ اس عرصہ میں جہاں وہ حضور سے انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ اپنے پیارے امام کی

درخواست دعا

آج اٹھارہ دن ہو گئے میرے والد محترم مولوی سید محمد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ مونگھیر بہت سخت بیمار ہیں۔ پہلے داہنی کان پر ایک پھنسی نکلی بعد میں سارا کان گل گیا۔ یہ پھنسیاں اور آبلے نکل آنے سے سخت جلن اور انہیں کی تکلیف رہی اس قدر [illegible] لیکن گذشتہ چند دنوں سے اسی حصہ میں دن رات میں دو سات دفعہ سخت جلن اور [illegible] محسوس ہوتی رہی ہے جو کہ ناقابل برداشت [illegible] جاری ہے احباب کرام [illegible] اور درویشان قادیان کی خدمت میں [illegible] دعائیں درخواست ہے [illegible]

[illegible]

خاکسار سید محمود احمد [illegible]

شفقت سے معمہ بیٹھے رہے وہاں انہیں حضور کے خطبات سننے اور حضور کی اقتدار میں نمازیں ادا کرنے کا بھی شرف حاصل ہوا۔

۱۹ر جولائی کو حضور نے ہمبرگ مسجد میں ساڑھے تین بجے صبح فجر کی نماز پڑھائی۔ اس سفر کے دوران بھی حضور کو دنیا کے مختلف ممالک سے خطوط آتے رہے اور کافی ڈاک جمع ہو گئی تھی۔ اس لئے حضور نے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو فرمایا کہ آج اکٹھے بیٹھ کر سارا پچھلا کام ختم کرنا ہے اور خطوط کے جواب دینے ہیں اس لئے حضور نو بجے صبح کے قریب دفتر میں تشریف لے آئے اور بارہ بجے تک سارا کام ختم کر کے ڈاک اپنی نگرانی میں پوسٹ کروائی۔ مکرم چوہدری محمد علی صاحب پرائیویٹ سیکرٹری مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب انچارج مشن ہمبرگ۔ بشیر احمد صاحب شمس مبلغ متعین ہمبرگ بھی حضور کے ساتھ کام بانٹاتے رہے۔

ایک عرب دوست کی بیعت

ایک عرب دوست دیر سے ہمبرگ مشن میں زیر تبلیغ تھے۔ انہوں نے حضور سے درخواست کی کہ انہیں جماعت میں شامل کر لیا جائے۔ حضور نے ازراہ شفقت ان کی درخواست کو قبول فرمایا اور یہ دوست بیعت فارم پُر کر کے باقاعدہ طور پر جماعت میں داخل ہو گئے۔ الحمد للہ حضور نے اس نو احمدی کے لئے دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کے ایمان میں ترقی دے۔ اور استقامت عطا فرمائے اور احمدیت کے فیض سے نوازے۔

پریس کانفرنس کے فوری اثرات

پریس کانفرنس کے نتیجہ میں اس شہر کے لوگوں میں بہت دلچسپی پیدا ہو گئی تھی اور اس کے اثرات ونتائج فوری طور پر بھی مشاہدہ میں آئے۔ مثلاً ایک واقعہ یوں پیش آیا کہ ہمبرگ میں افغانستان کی بنک کے منیجر نو متعدد افراد نے مشن کے ٹیلیفون نمبر کا نہ علم ہونے کی وجہ سے فون کیا تاکہ وہ حضور کے متعلق مزید معلومات حاصل کر سکیں اگلے روز اسی بنک کے منیجر نے مشن ہاؤس میں فون کیا اور مشن سے متعلق معلومات حاصل کیں اور حضور سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا۔ حضور نے ان کی اس خواہش کو منظور فرمایا اور شام کے وقت مشن ہاؤس میں ملاقات کا وقت دیا۔ چنانچہ چھ بجے شام یہ دوست اپنے سابقہ منیجر کے ساتھ حضور کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ ملاقات کے دوران کافی دیر تک ان سے گفتگو ہوتی رہی۔ اور یہ حضور کی گفتگو سے بہت متاثر ہوئے۔

حضور کے ڈرائیور کی خواہش تھی کہ وہ حضور کے ساتھ تصویر کھچوائیں۔ چنانچہ ظہر اور عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد حضور نے ان کے ساتھ تصویر کھچوائی اور اس طرح ان کی دلجوئی کی۔ اسی موقع پر حضور نے خود بھی اپنے بعض دوستوں کی تصویریں کیمرے سے لیں جو دوستوں کے لئے باعث مسرت وفخر ہوا۔ ۱۹ر جولائی کو حضور کا ہمبرگ میں قیام کا آخری روز تھا شام کا وقت سفر کی تیاری میں گذرا۔ رات کے کھانے سے فارغ ہو کر حضور نے تمام احباب کے ساتھ اجتماعی دعا کی اور ساڑھے نو بجے رات قافلہ ریلوے اسٹیشن ہمبرگ پہنچا۔ چونکہ گاڑی وقت مقررہ سے لیٹ تھی حضور نے اسٹیشن پر ہی انتظار کیا اور اس اثناء میں حضور احباب جماعت سے گفتگو فرماتے رہے۔ اور احباب جماعت حضور کے قیام کے آخری لمحات تک حضور کے مبارک وجود سے استفادہ کرتے رہے گیارہ بج کر پانچ منٹ پر گاڑی پلیٹ فارم پر پہنچی۔ تمام احباب نے اپنے پیارے امام کو غمگین دلوں کے ساتھ الوداع کہا اور حضور ایدہ اللہ مع قافلہ سیار ایکسپریس کے ذریعہ کوپن ہیگن روانہ ہو گئے۔ اس گاڑی میں مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین بھی کوپن ہیگن جانے کی غرض سے سفر کر رہے تھے اس طرح ان کو بھی ہمبرگ سے حضور کی معیت میں سفر کرنے کی سعادت حاصل ہو گئی۔

اخبارات میں حضور کی تشریف آوری کا شاندار تذکرہ

ہمبرگ میں حضور کے چار روزہ قیام کے دوران وہاں کے اخبارات میں حضور کی آمد کا ذکر نمایاں طور پر تفصیل سے چھپتا رہا۔ یہ ذکر اس کثرت سے ہوا اور اتنی کثرت سے تصاویر شائع ہوئیں کہ شہر کے اکثر لوگ حضور کو خوب پہچاننے لگ گئے۔ ایک مرتبہ حضور ایک سٹور میں خرید و فروخت کے لئے تشریف لے گئے تو دکاندار نے فوراً حضور کو پہچان لیا اور اخبار لا کر سامنے رکھ دیا جس میں حضور کی تصویر چھپی تھی۔ اس کا ذکر اس لئے کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخبارات کے ذریعہ بھی لاکھوں افراد تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچا۔ جو حضور کے اس سفر کا اصل مقصد ہے

اخبار HAMBILRGER MORGENPOST اپنی اشاعت ۱۷ر جولائی میں حضور کی تصویر دیتے ہوئے لکھتا ہے:-

"احمدیہ مسلم سلسلہ کے پیشوا خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد جو ربوہ مغربی پاکستان میں رہائش پذیر ہیں گذشتہ روز سیاہ برقع پوش عورتوں کی معیت میں فوہلز بیوٹل ہوائی اڈا پر اترے ہمبرگ کی مسجد کے انچارج امام عبد اللطیف نے مہمانوں کا استقبال کیا مسلم پیشوا یورپ میں اپنے مشنوں کے معائنہ کی غرض سے تشریف لائے ہیں آج مسٹر برک ہولٹز ٹاؤن ہال میں خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد کو خوش آمدید کہیں گے ایک پریس کانفرنس میں خلیفہ صاحب یورپ میں تبلیغ اسلام پر لیکچر دیں گے۔"

اسی مضمون کی رپورٹ دو اور اخبارات HAMBURGER ABENDBLATT اور BILD HAMBURG نے بھی حضور کی تصاویر دیتے ہوئے اپنے ۱۷ر جولائی کے شماروں میں شائع کیں۔

"DIE WELT" جو جرمنی کے دو مشہور اخبارات میں سے ایک ہے اپنی اشاعت ۱۸ر جولائی میں حضور کی بڑے سائز کی تصویر دے کر لکھتا ہے کہ

"احمدیہ مسلم جماعت کے لیڈر خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد جو ربوہ (پاکستان) سے آئے ہوئے ہیں MR. BIRCKHOLTZ اسسٹنٹ ایڈوائزر نے ٹاؤن ہال ہمبرگ میں آپ کا استقبال کیا (یاد رہے ۱۹۵۵ء میں جب سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ ہمبرگ تشریف لے گئے تھے تو حضور رضی اللہ عنہ کے اعزاز میں صوبائی حکومت کی طرف سے اسی ہال میں استقبالیہ دیا گیا تھا۔ ناقل) بعد دوپہر آپ نے اٹلانٹک ہوٹل میں پریس کانفرنس کی جس میں جماعت احمدیہ کے اغراض و مقاصد کو بیان کیا ...... جمعہ کے روز آپ کوپن ہیگن کی مسجد کا افتتاح کریں گے۔ جماعت احمدیہ جس نے تمام دنیا میں مساجد بنائی ہیں اب وسطی یورپ میں بھی مساجد بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔" (یہی اخبار اس سے قبل اپنی اشاعت ۱۵، ۱۶ اور ۱۷ر جولائی کو حضور کی آمد کی خبر شائع کر چکا تھا)

ایک اور اخبار BILD ZEITUNG نے اپنی اشاعت ۱۸ر جولائی میں حضور کی ایک بڑی تصویر چھاپ کر تین کالموں میں گزشتہ روز کی کانفرنس کی رپورٹ شائع کی۔ اس رپورٹ کی سرخی سارے صفحہ پر عادی جلی حروف سے لکھی گئی ہے۔ اخبار لکھتا ہے:-

"ایسا آدمی جو کسی عورت سے مصافحہ نہیں کرتا"

ایسا کرنا عورت کی بے عزتی نہیں۔ خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد جو پاکستان کے رہنے والے ہیں کبھی عورت سے مصافحہ نہیں کرتے۔ احمدیہ مسلم جماعت کے بارعب لیڈر نے کل اٹلانٹک ہوٹل میں صرف مردوں سے مصافحہ کیا اور عورتوں کو صرف سر کے اشارہ سے سلام کیا کل خلیفہ نے یہ واضح کیا کہ ایسا کرنا عورت کی عزت کی بنا پر ہے۔ اسلام اس بات سے منع کرتا ہے کہ کسی غیر عورت سے مصافحہ کیا جائے۔

احمدیہ مسلم جماعت کے لیڈر نے جرمنی میں اسلام کی ترقی پر بھی گفتگو کی۔ اس جماعت کے جس کا لیڈر خلیفہ کہلاتا ہے ساری دنیا میں کئی لاکھ ممبر ہیں ہمبرگ میں فضل عمر مسجد کی جماعت کے ممبر جن کی تعداد نوے ہے نے آپ کے اعزاز میں کھانے کی دعوت دی۔ اس موقع پر جماعت نے آپ کو ایک قیمتی گھڑی بھی پیش کی۔

اسلام سؤر کے گوشت کے کھانے سے بھی منع کرتا ہے آپ کے کھانے میں سؤر کا گوشت نہیں تھا نیز اسلام مسلمانوں کو روزانہ پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم دیتا ہے۔

۵۷ سالہ خلیفہ کی کئی بیویاں نہیں جیسا کہ قرآن اجازت دیتا ہے۔ حضرت مرزا ناصر احمد کی صرف ایک بیوی ہے۔ آپ کی فیملی تین لڑکوں اور دو لڑکیوں پر مشتمل ہے۔ جنگ سے قبل آپ نے مشہور یونیورسٹی آکسفورڈ میں تعلیم حاصل کی۔ احمدیہ مسلم جماعت کے لیڈر نے پیشگوئی کی کہ آئندہ تیس سال میں ایک زبردست تباہی آئے گی جس سے علاقے کے علاقے تباہ ہو جائیں گے۔ اور جو لوگ بچیں گے وہ اسلام میں پناہ لیں گے۔"

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

رپورٹ کارگذاری لجنات اماء اللہ بھارت

از ماہ اکتوبر ۶۶ء تا مئی ۱۹۶۷ء

از محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

اس وقت بھارت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے چھپن لجنات قائم ہیں اور ہر جگہ یہ لجنات اپنا اپنا ہفتہ واری یا ماہانہ اجلاس منعقد کرتی رہیں۔ دوران سال میں ماہ اکتوبر تا مئی تک لجنہ کا کام ہر جگہ خاطر خواہ ہوتا رہا۔ وہ لجنات جن کی طرف سے ان مہینوں کی کارگذاری رپورٹیں موصول ہوئیں درج ذیل ہیں۔

لجنہ اماء اللہ قادیان۔ حیدرآباد۔ سکندرآباد۔ یادگیر۔ بنگلور۔ شیموگہ۔ شاہجہانپور۔ سونگھڑہ۔ دھواں ساہی۔ کیندرہ پاڑا۔ کرڈاپلی۔ پینکال۔ بھرت پور۔ کلکتہ۔ کروناگاپلی۔ کٹک۔ بھدرک۔ دہلی۔

کچھ لجنات کی طرف سے دو ایک ماہ کی رپورٹیں ملی ہیں۔ جن لجنات کے نام اس میں درج نہیں ان کا مطلب ہے کہ یا تو انہوں نے اپنی بعض مجبوریوں اور اہم مصروفیات کی وجہ سے اور یا سستی کی وجہ سے رپورٹیں نہیں بھجوائیں جبکہ کام باقاعدہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے اب اس رپورٹ میں ان کا نام نہیں آسکا۔

مختصر رپورٹ کارگذاری

مندرجہ لجنات کے اجلاسوں میں تلاوت قرآن پاک باترجمہ اور احادیث باترجمہ و باتشریح کے علاوہ ملفوظات و کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی تصنیفات وغیرہ پڑھ کر سنائی رسالہ مصباح، اخبار الفضل اور اخبار بدر میں سے بھی مضامین و خطبات حضرت امیر المومنین اور تقاریر حضرت چھوٹی آپا صاحبہ مہر آپا صاحبہ وغیرہ بہنوں کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ نظم خوانی مضامین و تقاریر ہوتی ہیں بہنیں خود اپنے تیار کئے ہوئے مضامین جو اکثر اخلاقی۔ اصلاحی تبلیغی اور تربیتی ہوتے ہیں اجلاسوں میں پڑھتی ہیں اجلاس میں لجنہ کے تمام شعبہ جات کا کچھ نہ کچھ پروگرام رکھا جاتا ہے اس کے علاوہ بہنیں وقتاً فوقتاً موقعہ اور محل کے مطابق تبلیغی، تربیتی اور خدمت خلق کے کام بھی سرانجام دیتی رہیں۔

جہاں پر ناصرات الاحمدیہ قائم ہے وہاں علیحدہ اجلاس ہوتے ہیں۔ بچیاں اپنے اجلاسوں کے پروگراموں میں [illegible]

اجتماع کے مقابلہ جات اور وغیرہ میں بھی دلچسپی سے حصہ لیتی ہیں۔

شعبہ تعلیم

ویسے تو ہر جگہ ہر اجلاس میں شعبہ تعلیم کے تحت کچھ نہ کچھ پروگرام بہنوں کے سامنے رکھا جاتا ہے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تعلیم قرآن کی تحریک پر ہر جگہ کی لجنات میں اس شعبہ میں باقی تعلیمی کاموں کے علاوہ قرآن مجید کی پڑھائی کی طرف بھی خاص دھیان دیا جاتا ہے۔ اکتوبر تا مئی لجنات میں اس شعبہ کے تحت قرآن مجید کی پڑھائی وغیرہ کا جو کام ہوا اس کی رپورٹ کے ساتھ نیچے درج کی جاتی ہے۔

۱۔ لجنہ اماء اللہ قادیان ۱۴۰ ممبرات باترجمہ اور ۳۴ ناظرہ قرآن کریم پڑھتی رہی ہیں ۴۴ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھتی رہیں۔ نیز نماز باترجمہ اور بعض اہم دعائیں یاد کروائی گئیں۔ لڑکیوں کے تین گروپ ہیں پہلے گروپ نے تین پارے گروپ نمبر ۲ نے پانچ پارے اور گروپ نمبر ۳ نے چھ پارے باترجمہ قرآن مجید ختم کئے بعض بہنیں بھی تین تین چار چار سیپارے پڑھ چکی ہیں۔ باقی مختلف سیپاروں میں پڑھ رہی ہیں۔

۲۔ حیدرآباد ۵۹ ممبرات قرآن کریم باترجمہ ۵ ناظرہ پڑھ رہی ہیں۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ تفسیر صغیر کا درس دیتے ہیں اور ممبرات استفادہ کرتی ہیں۔

۳۔ سکندرآباد ۲۲ ممبرات ترجمہ سے ۱۰ ناظرہ قرآن کریم پڑھ رہی ہیں ۲۵ قاعدہ یسرنا القرآن۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ تفسیر صغیر کا درس دیتے ہیں اور ممبرات استفادہ کرتی ہیں۔

۴۔ بنگلور ۲۰ ممبرات ترجمہ سے ایک ناظرہ اور قاعدہ یسرنا القرآن پڑھتی ہیں۔

۵۔ شیموگہ ۱۰ ترجمہ سے ۱۶ ناظرہ اور ۳ قاعدہ یسرنا القرآن۔

۶۔ شاہجہانپور بہنیں تفسیر صغیر سے دیکھ کر ترجمہ پڑھتی ہیں جن کو ناظرہ نہیں آتا وہ ناظرہ پڑھتی ہیں۔ اب انشاء اللہ بہنوں کو زبانی ترجمہ سے قرآن پڑھایا جائے گا

۷۔ کوسیمی سونگھڑہ بہنوں کو قرآن ناظرہ اور باترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔ ناخواندہ بہنیں اردو پڑھنا لکھنا سیکھتی ہیں۔

۸۔ دھواں ساہی ۴ ممبرات باترجمہ ۲ ناظرہ اور ۳ قاعدہ پڑھ رہی ہیں باقی اردو پڑھنا اور لکھنا سیکھ رہی ہیں۔

۹۔ کیندرہ پاڑا ۴ ممبرات ناظرہ ۲ قاعدہ پڑھ رہی ہیں۔ لڑکیاں اردو پڑھنا سیکھتی ہیں۔

۱۰۔ کرڈاپلی ۱۲ ممبرات باترجمہ ایک ناظرہ پڑھ رہی ہے باقی اردو پڑھنا لکھنا سیکھتی ہیں

۱۱۔ پینکال ممبرات قرآن مجید پڑھ رہی ہیں۔

۱۲۔ بھرت پور ایک ممبر ترجمہ سے ۳۲ ناظرہ اور ۲ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھ رہی ہیں۔

۱۳۔ کلکتہ ۲۲ ممبرات ترجمہ سے قرآن کریم پڑھ رہی ہیں مکرم مولوی امینی صاحب قرآن کا درس دیتے ہیں۔ حدیثیں باترجمہ یاد کرائی جاتی ہیں کشتی نوح پڑھائی جاتی ہے اور اس کا مفہوم بہنوں کو ذہن نشین کرایا جاتا ہے

۱۴۔ دہلی ایک ممبر ناظرہ قرآن کریم اور ۲ قاعدہ پڑھ رہی ہیں غیر احمدی بچے بھی قاعدہ یسرنا القرآن پڑھتے ہیں کل ۱۲ بچے قاعدہ یسرنا القرآن پڑھ رہے رہیں۔

شعبہ مال

جن لجنات کی طرف سے اکتوبر ۶۶ء تا مئی ۶۷ء لجنہ اماء اللہ کا چندہ موصول ہوا۔ اس کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ جن لجنات نے چندہ نہیں بھجوایا ان کا نام اس رپورٹ میں آنے سے رہ گیا ہے لجنات متوجہ ہوں تا اگلی ششماہی رپورٹ میں ان کا نام آسکے۔

لجنہ	چندہ
لجنہ اماء اللہ قادیان	۲۰۵/۱۶ روپے
" حیدرآباد	۱۹۱/۲۵ "
" بنگلور	۳۲/.. "
" سکندرآباد	۷۶/.. "
" کیرنگ	۱۲۷/۱۵ "
" شاہجہانپور	۱۰/۲۴ "
" پینکال	۴۱/.. "
" مدراس	۶۰/.. "
" یادگیر	۵۰/.. "
لجنہ اماء اللہ حنیفہ کٹک	۵۰/.. روپے
" " بذریعہ دفتر تبلیغ	۶۴/.. "
غفار خان صاحب گیجی	۱۲/.. "
کریمی بذریعہ امیر صاحب مقامی	۱۴/۲۵ "
کل میزان	۸۹۳/۱۵

مندرجہ بالا رپورٹ کو دیکھتے ہوئے جن لجنات نے اپنی تعلیمی رپورٹ نہیں بھجوائی یا چندہ لجنہ اماء اللہ بھجوانے میں سستی کی ہے۔ وہ آئندہ اپنی لجنہ کی کارگذاری کی مکمل اور صحیح رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک ضرور بھجوانے کی کوشش کرتی رہیں خاص کر تعلیمی رپورٹ کو دیکھیں اور ہر ماہ اسی طرح تعلیمی رپورٹ بھجوایا کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جب قرآن مجید پڑھنے کا کام شروع کر لیا ہے تو پھر اس میں سستی نہیں آنی چاہیئے بلکہ حضور کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے ہمیں جلد از جلد اور زیادہ سے زیادہ کوشش کر کے بہنوں کو قرآن مجید باترجمہ ختم کروانا ہے۔ اس لئے تعلیمی پروگرام میں آپ کو اپنی کوشش اور تیز کرنی چاہیئے۔

جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یورپ جاتے ہوئے خطبہ جمعہ میں خاص طور پر احمدی مستورات کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ

اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے خود بھی قرآن پڑھیں اور اپنے بچوں کو بھی قرآن پڑھائیں خود بھی قرآن کریم کے معنے سیکھیں اور آئندہ نسل کو بھی قرآن کریم کے معنے سکھائیں۔ خود بھی قرآن کریم کی تفسیر سیکھنے کی کوشش کریں اور بہترین تفسیر اس وقت ہمارے ہاتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تفسیر ہے۔ تو خود بھی قرآن شریف کی تفسیر سیکھنے کی کوشش کریں اور اپنے بچوں کے دل میں بھی یہ محبت پیدا کریں کہ وہ قرآن کریم کے علوم اور اس کے معارف اور اس کے دلائل اور اس کی برکات سے آگاہ ہوں اور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

اس سلسلہ میں میں سمجھتا ہوں احمدی مستورات پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

کیونکہ چھوٹے بچوں کی نگرانی کا کام ان کے ذمہ ہے۔ پھر وہ ماں جو قرآن کریم پڑھنا جانتی ہے مگر اپنے بچے کو پڑھاتی نہیں وہ ایک ظالم ماں ہے اور ہر وہ ماں جو قرآن کریم کے معنے جانتی ہے مگر اپنے بچوں کو وہ معنے نہیں سکھاتی وہ قرآن کریم کی قدر نہیں کر رہی۔ قرآن کی قدر کرنا ہی نیکی ہے اور [illegible]

مکرم ماسٹر نثار محمد صاحب کو مقبرہ بہشتی قادیان میں سپرد خاک کر دیا گیا

قادیان۔ مکرم ماسٹر نثار محمد صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام سکول قادیان کی امرتسر میں ٹرک حادثہ کے ذریعہ ناگہانی واندوہناک وفات کی خبر گذشتہ اشاعت میں دی جا چکی ہے۔ مرحوم امرتسر میں اپنی بیمار بیٹی اور ساتھ ہی مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے درویش (جو وی جے ہسپتال امرتسر میں زیر علاج ہیں) کی تیمارداری کے کام پر سلسلہ کی طرف سے بھیجے گئے تھے آپ کسی کام سے سائیکل پر جا رہے تھے کہ وی۔ جے ہسپتال کے قریب ہی ایکسیڈنٹ ہوا ہے یعنی گیارہ بجے دوپہر کو ایک ٹرک کی زد میں آ گئے اور شدید طور پر زخمی ہوئے اسی ٹرک میں ملٹری ہسپتال لے جائے گئے جہاں تین بجے آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اس طرح خدمت خلق ہی کے دوران مرحوم کی زندگی کا خاتمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تھانہ پولیس نے رات پونے دس بجے بذریعہ فون قادیان خبر دی۔ اسی وقت بذریعہ کار قادیان سے آدمی گئے مگر تاخیر ہو جانے کے سبب اسی وقت نعش نہ مل سکی۔ چنانچہ اگلے روز ۲؍اگست کو دوبارہ گئے اور مرحوم کا جنازہ تین بجے کے قریب قادیان لایا گیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جنازہ گاہ قادیان میں نماز جنازہ راقم الحروف نے پڑھائی۔ باوجود شدید گرمی اور تیز دھوپ کے مقامی احباب کثیر تعداد میں نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ موصی ہونے کے سبب مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ موسم کی شدت اور ناسازیٔ طبع کے باوجود محترم صاحبزادہ صاحب قبر کی تیاری اور آخری دعا تک احباب جماعت میں موجود رہے۔ جنازہ سے قبل اور جنازہ کے بعد بھی محترم صاحبزادہ صاحب نے ماسٹر صاحب کے لواحقین کو اس المناک حادثہ پر صبر کی تلقین کے ساتھ تعزیت فرمائی۔ نیز مورخہ ۴/۸/۶۷ کو خطبہ جمعہ میں ماسٹر صاحب کی ناگہانی وفات کا بہترین رنگ میں ذکر فرمایا۔

وفات کی اطلاع ملنے پر مرحوم ماسٹر صاحب کے چھوٹے بھائی مکرم اسرار محمد صاحب اور مرحوم کے بڑے لڑکے عبدالرحیم صاحب قادیان تشریف لائے۔ محترم امیر صاحب اور دیگر احباب نے ان سے تعزیت کی۔ ماسٹر صاحب کے تمام بچوں اور جملہ لواحقین نے صبر کا عمدہ نمونہ دکھایا خدا تعالیٰ ان سب کا حامی و ناصر ہو۔

مکرم ماسٹر صاحب راٹھ یو پی کے ایک مخلص خاندان کے مخلص فرد تھے تعلیم الاسلام سکول قادیان میں ہی تعلیم پائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی شاگردی کا بھی شرف حاصل رہا۔ اسی جگہ میٹرک پاس کیا بعدہٗ اس مقدس بستی میں خدمت سلسلہ میں آپ نے آخری زندگی گزاری۔ نیک، متقی، پرہیزگار۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند رہے ہمیشہ شگفتہ مزاج رہا۔ سلسلہ کی جو بھی خدمت سپرد ہوئی پوری ذمہ داری کے احساس سے اسے دل وجان سے پورا کیا۔ حتیٰ کہ آخری وقت جب مدرسہ میں موسمی تعطیلات تھیں تو امرتسر میں رہ کر مولوی منظور احمد صاحب کی تیمارداری کی خدمت کو خوشی سے بجا لانے کے لئے تیار ہو گئے۔ باوجود اہل و عیال سے دور ہونے کے وہاں بھی مرحوم کو اپنی اولاد کی اچھی تربیت اور دیندار رہنے کا خیال رہا۔ اور موقعہ ملنے پر اس کی تلقین فرماتے رہے۔ چنانچہ وفات سے چند روز قبل جو دو خطوط مرحوم نے اپنے دونوں بیٹوں کو قادیان اور راٹھ لکھے ان میں ایسی ہی نصائح سے نوازا۔ چنانچہ منجھلے بیٹے عزیز سلیم احمد کو جو رقعہ مورخہ ۲۸/۷/۶۷ کو دکا(؟) بجے ہسپتال سے لکھا اس میں عزیز کو مخاطب کر کے تحت ذیل فرمایا:۔

"سلیم ذرا غور سے رحیم کا بھی خط پڑھنا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں نمازوں کا شوق پیدا کر دیا ہے۔ کاش کہ میرے سب بچے اور بچیاں نمازوں میں ذوق اور شوق پیدا کریں تو سب بلائیں ٹل جائیں۔ خداوند تعالیٰ نے زلزلہ ٹرکی، ویٹنام، عرب اور اسرائیل۔ مہنگائی اور دنیا کی پریشانیوں اور بیماریوں سے ہم سب کو آگاہی دے رہا ہے کہ اب خدا کے آگے سربسجود ہو جاؤ تب ہی اللہ تعالیٰ ہماری امداد کرے گا بلکہ ہمارا سہارا ہو جائے گا۔ ربّ کل شیءٍ خادمک ربّ فاحفظنا۔ یہی مضمون عزیزم چھوٹے مبارک کیلئے بھی سمجھ لیں۔ اے میرے مولیٰ میرے بچوں اور بچیوں کو نیک مومن بنا دے۔"

اس سے ہی روز قبل مورخہ ۲۵/۷/۶۷ کو اپنے بڑے بیٹے عبدالرحیم صاحب کو خط راٹھ کے پتہ پر بھیجا وہ بھی اسی طرح کی نصائح سے پُر ہے۔ مرحوم لکھتے ہیں:۔

"برخوردار ہوشیار، ہو سمجھدار ہو دیکھ سن رہے ہو کہ ٹرکی میں زلزلہ آیا ویٹنام جنگ میں گرفتار ہے۔ عرب پریشان ہے غرضیکہ دنیا کا ہر شخص پریشان اور بلاؤں میں گھرا ہوا ہے۔ اب تسکین اور اطمینان اُن کو ہی ملے گا جو اللہ کا ہو رہے اس لئے اے میرے پیارے بیٹے مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ کو نماز کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔ روزانہ میں بھی تم سب اولاد کے لئے دعائیں کرتا ہوں راتوں کو تہجد میں مسجد مبارک میں بیت الدعا میں رو رو کر دعائیں کرتا ہوں کہ مولیٰ کریم میری اولاد کو نیک اور صالح بنا دے۔ دین کی خدمت کرنے والے بنیں۔ اپنے والدین کی مطیع اور فرمانبردار ہو کر آنکھوں کی ٹھنڈک پیدا کریں۔ آمین

حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

اپنی صحت کا خیال رکھنا۔ طیب پاک حلال کی غذا کھانا نمازوں میں زور دینا۔ مریضوں کے لئے حضور کے لئے خاندان مسیح موعودؑ اور مبلغین جماعت درویشان قادیان، جملہ احمدی غیر مسلمان اور ہندو مسلم سب کو اللہ اپنے سایہ میں رکھے اور جو ایمان سے بے بہرہ ہے ان کو ایمان عطا کرے اور احمدی بنائے۔ بیٹا آخری نصیحت ہے کہ نمازیں پڑھو۔ دعائیں کرو۔ راتوں کو رو رو کر۔ نہیں روتے تب زبردستی روؤ۔ انشاء اللہ نیکی اور تقویٰ اور ایمان پیدا ہوگا۔ اور ضرور اس کے نیک بندے بن جاؤ گے۔ جو میرا ہو رہے تو سب جگ تیرا ہو رہے"

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم ماسٹر صاحب کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے اُن کا درجہ بلند فرمائے۔ آپ کے لواحقین کو اس صدمہ شدیدہ پر صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور انہیں ماسٹر صاحب کے نقش قدم پر چلنے اور مرحوم کی نصائح پر کاربند رہنے کی توفیق دے۔ اور ان سب کا حامیٔ ناصر ہو۔ آمین۔

رپورٹ کارگذاری لجنہ اماء اللہ بھارت

(بقیہ صفحہ ۷)

ان روحانی نعمتوں اور برکات سے خود کو بھی محروم کر رہی ہے اور اپنی نسل کو بھی آگے محروم کر رہی ہے اور ہر وہ ماں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے قرآن کریم کے اسرار روحانی سمجھنے کی توفیق عطا کی اگر وہ ان اسرار روحانی کو اپنی نسل میں آگے نہیں چلاتی تو اس سے بڑھ کر ظلم کرنے والی کوئی ماں نہیں۔"

امید ہے تمام لجنات حضور کے ارشاد کے پیش نظر قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے کے متعلق اپنی کوششیں اور تیز کریں گی اور ہر ماہ رپورٹ بھجواتے ہوئے تعلیم کی مکمل اور صحیح رپورٹ بھجوانے کی کوشش کریں گی۔ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں اور سستیوں کو دور فرمائے۔ اور ہم حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد آپ کی خواہش کو پورا کرنے والی بنیں۔ نیز اللہ تعالیٰ اندر وہ صلاحیت اور قابلیت پیدا کر دے کہ ہم احسن رنگ میں خدمت اسلام بجا لا سکیں اور حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ان نیک مقاصد اور خواہشات کو پورا کرنے والیاں ہوں جن کے لئے حضور پرنور نے اس تنظیم کا قیام فرمایا۔ آمین اللّٰھم آمین۔

امۃ القدوس

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۲۴/۷/۶۷ قادیان

درخواست دعا۔ ازراہ کرم دعا فرماویں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہر قسم کی پریشانیاں اور بیماریاں دور فرمائے اور انجام بخیر ہو اور رضاء الٰہی حاصل ہو۔

خاکسار حاجی محمد ابراہیم خلیل مبلغ

ربوہ

جماعتہائے احمدیہ کشمیر کا مالی دورہ

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سرینگر

اخبار بدر میں شائع شدہ پروگرام کے مطابق محترم جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال معہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب انسپکٹر بیت المال مورخہ ۴ر جولائی کی شام کو سرینگر تشریف لائے۔ بس سٹینڈ پر مکرم بابو تاج الدین صاحب پریذیڈنٹ امیر اہور دیگر احباب نے استقبال کیا۔ اور سب مسجد احمدیہ پہنچے۔ جماعت کے متعدد دوستوں نے مسجد میں تشریف لا کر مہمانوں سے ملے۔ دوران گفتگو میں محترم ناظر صاحب نے انفرادی طور پر بعض احباب کے ساتھ پوری وابستگی کی برکات بتاتے ہوئے انہیں جماعتی کاموں میں دلچسپی لینے کے لئے تلقین فرمائی۔ نیز یہ بھی بتایا کہ انہیں اپنے بزرگان کے نیک اسوہ کو قائم رکھنا چاہیئے اور اُن کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

مورخہ ۵ / ۶۷ کی صبح کو ہمارا وفد براستہ اسلام آباد شورت کے لئے روانہ ہوا۔ اسی بس میں اسلام آباد کالج کے جتھے پروفیسر صاحبان سفر کر رہے تھے انہیں دنیا کے مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں اور اُن کے خوشکن نتائج سے واقف کرایا گیا نیز بس میں موجود جملہ تعلیم یافتہ افراد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری باتوں سے بس میں اتنی دلچسپی پیدا ہوئی کہ بعض تعلیم یافتہ مستورات نے بھی لٹریچر طلب کر کے پڑھا۔

ٹھیک بارہ بجے شورت پہنچے۔ جماعت کے حسابات پڑتال کر کے انفرادی لقایاجات کا حساب تیار کیا گیا۔ اور ہر فرد جماعت سے مل کر اُن کی آمد کے مطابق بجٹ چندہ تشخیص کیا گیا۔ چونکہ زمیندار طبقہ کے اکثر افراد ان دنوں کھیتوں میں کام پر مشغول تھے اس لئے شام کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ شورت میں ایک اجلاس کیا گیا۔ پہلی تقریر مکرم محمد عبد اللہ صاحب صدر جماعت نے تعارفی رنگ میں کی۔ اس کے بعد خاکسار اور مکرم مولوی جلال الدین صاحب نے مالی قربانیوں کے موضوع پر تقاریر کیں اور جماعت احمدیہ شورت کے افراد کو توجہ دلائی کہ جبکہ مرکز قادیان سے خود مکرم ناظر بیت المال تشریف لائے ہیں تو دوستوں کو چاہیئے کہ اپنی غفلت کو ترک کرتے ہوئے جماعت سے متعلق مالی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ اور اپنی قربانی کے معیار کو بلند کریں۔

آخر پر مکرم ناظر صاحب بیت المال نے دوستوں کو خطاب فرمایا اور احمدیت کی روز افزوں ترقی اور الٰہی وعدوں کے مطابق روشن مستقبل کی طرف توجہ دلاتے ہوئے دوستوں کو ان کی مالی ذمہ داری کی طرف متوجہ کیا۔ نیز نظام خلافت کی اہمیت اور برکات واضح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے سفر میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ جلسے کے بعد دوستوں کا بجٹ چندہ تشخیص اور تیار کیا گیا۔ اور بقایا دار دوستوں سے نقد وصولی کی گئی۔ اس طرح جماعت کا بجٹ گذشتہ بجٹ سے ڈھائی گنا اضافہ کے ساتھ تیار ہوا۔ اور نقد وصولی ہوئی

کنی پورہ میں

اگلے روز مورخہ ۶۷/۷/۶ کو نماز فجر کے بعد مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب مبلغ نے قرآن کریم کا درس دیا۔ اور دوپہر سے قبل ہم یہاں کے کام سے فارغ ہو کر کنی پورہ روانہ ہوئے۔ یہ جماعت شورت سے تقریباً میل کے فاصلہ پر سڑک کے دوسری جانب واقع ہے۔ اور شورت و کنی پورہ ہر دو جماعتیں باری باری نماز جمعہ اکٹھا ادا کرتی ہیں۔ اس مرتبہ چونکہ جماعت کنی پورہ میں نماز ادا کرنے کی باری تھی اس لئے شورت کی جماعت بھی کنی پورہ پہنچنے والی تھی۔ چنانچہ نماز جمعہ خاکسار نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں خاکسار نے دوستوں کو مالی قربانی کی اہمیت اور اس کے خوشکن نتائج پر روشنی ڈالی نماز کے بعد محترم ناظر صاحب بیت المال نے مختصر طور پر خطاب فرمایا اور بتایا کہ جماعتی نظام اور ترقی کے لئے خلافت ایک بہت بڑی نعمت ہے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تمام دنیا میں اسلام اور احمدیت کی ترقی کی غرض سے سفر یورپ اختیار فرما رہے ہیں تمام مخلصین جماعت کا فرض ہے کہ وہ حضور کے دورہ کی کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے متواتر دعائیں کریں۔ کشمیر میں تبلیغ و تربیت کے لئے مرکزی مبلغین کے ساتھ تعاون کرنے کی بھی محترم ناظر صاحب نے دوستوں کو تحریک فرمائی۔ اسی رات بعد نماز مغرب و عشاء ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت محترم ناظر صاحب بیت المال منعقد ہوا۔ تعارفی تقریر مکرم ماسٹر غلام نبی صاحب مقصود نے کی۔ اس کے بعد مکرم ناظر صاحب بیت المال نے تقریر کی جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشادات پڑھ کر سنائے جلسہ کے بعد متعدد دوستوں نے اپنا نیا بجٹ لکھایا اور بقایا چندہ کی ادائیگی کا وعدہ کیا۔

اگلے روز بعد نماز فجر خاکسار نے قرآن کریم کا درس دیا۔ نقد وصولی چھ سو روپیہ سے زائد ہوئی۔ اور ۵۰۰/- کے مقابل بارہ سو روپیہ کا نیا بجٹ تیار ہوا۔

یاڑی پورہ

۶۷/۷/۹ کو ہمارا وفد بشمول مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب مبلغ یاڑی پورہ کے لئے روانہ ہوا۔ اور کام کی کی جماعت راستے میں تھی ڈیڑھ دو گھنٹہ قیام کر کے اس کا حساب بھی چیک کیا گیا۔ بجٹ تیار کیا بقایا میں ایک سو پچاس روپیہ وصول ہوئے۔ اس جگہ بھی مکرم ناظر صاحب بیت المال نے احباب جماعت کے سامنے مالی قربانی کی اہمیت واضح کی اور اس کے فوائد پر روشنی ڈالی۔ یہاں کا بجٹ بھی بفضلہ تعالےٰ تین گنا بڑھا۔

یاڑی پورہ میں خدائی نصرت کا کرشمہ

جب ہم یاڑی پورہ پہنچے تو ہمارا قیام صدر جماعت میر غلام محمد صاحب کے مکان پر تھا۔ جب یہاں پہنچے ابھی بمشکل پندرہ بیس منٹ ہی گذرے ہوں گے اور ہم اندر کمرہ میں ہی تھے کہ اچانک چیخنے چلانے اور رونے کی آواز کانوں میں پڑی دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ساتھ والے مکان کو آگ لگ گئی ہے میر صاحب کے مکانات بھی اس مکان کے ساتھ تھے اور صرف دو فٹ کا فاصلہ تھا اور قریب تھا کہ خدانخواستہ میر صاحب کے مکانات بھی آگ کی لپیٹ میں آجاتے ہم باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں۔ میر صاحب کے مکانات کے بچنے کا بظاہر کوئی سامان نظر نہیں آرہا تھا۔ ہم سب دعا میں لگ گئے۔ اب سوائے دعا کے اور کوئی چارہ ہی نہ تھا۔ خدا تعالےٰ نے بھی ہماری دعاؤں کو سنا اور اپنے فضل سے میر صاحب کے مکانات کی غیر معمولی حفاظت کی۔ ساتھ والے مکان کو جل کر راکھ بن جانے اور میر صاحب کے مکانات کو محفوظ دیکھ کر ہزاروں لوگ حیران رہ گئے۔ اور کہتے سنے گئے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے ان مکانوں کی حفاظت کی اور یہ ایک معجزہ ظہور پذیر ہوا جو احمدیت کی صداقت کا ایک نشان بن گیا۔ رات کو یہاں پر ایک میٹنگ ہوئی۔ پہلی تقریر مکرم میر غلام محمد صاحب صدر جماعت نے کی دوسری تقریر خاکسار نے کی۔ ان تقاریر میں دعوت کی آمد کی غرض و غایت کے ساتھ مالی قربانیاں کرنے اور قربانی کرنے والوں کے ساتھ خدا تعالےٰ کا حسن سلوک وغیرہ پہلوؤں پر روشنی ڈالی آخری تقریر مکرم ناظر صاحب بیت المال نے کی آپ نے دوران تقریر میں فرمایا اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں پر ہمیشہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہوا ہے [illegible] اور اللہ تعالےٰ کا حسن سلوک ان کے شامل حال رہا ہے مشکلات کے وقت خدا تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر رہا ہے آخر پر محترم ناظر صاحب نے احباب جماعت کو نظام خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے فائدہ حاصل کرنے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی صحت کاملہ سفر یورپ کی کامیابی بخیریت واپسی کی خاطر دعائیں جاری رکھنے احباب جماعت کو باشرح چندہ دینے اور وصیت کرنے وغیرہ امور پر روشنی ڈالی۔

اگلے روز بعد نماز فجر خاکسار نے قرآن کریم کا درس دیا۔ اسی روز بعد نماز ظہر و عصر ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی جلال الدین صاحب اور مکرم ناظر صاحب بیت المال نے تقاریر کیں جس میں مالی قربانی کی وضاحت کی گئی۔ یہاں کی جماعت میں بجٹ تشخیص بجٹ اور وصولی بقایا داران کا کام میر غلام محمد صاحب کے تعاون سے ہوا یہاں پر بھی بجٹ میں نمایاں اضافہ کے علاوہ پانچ صد روپیہ سے زائد رقم نقد وصولی ہوئی۔ یہاں پر حسابات کی پڑتال اور دیگر کام سرانجام دینے کے بعد ہمارا وفد اسی روز بعد نماز ظہر و عصر چک ایرچھ کے لئے روانہ ہوا۔

چک ایرچھ میں

چک ایرچھ پہنچ کر ہمارا قیام محترم راجہ غلام محمد صاحب خاں مرحوم کے گھر پر رہا۔ گذشتہ حسابات کی پڑتال کی گئی۔ بقایا داروں کا گوشوارہ تیار کیا گیا تاکہ ہر ایک بقایا دار سے وصولی کا مطالبہ کیا جا سکے۔ مکرم منشی نصیر الدین صاحب نے حساب صاف رکھا تھا۔ جسے مکرم ناظر صاحب بیت المال نے بہت پسند فرمایا۔ اس جماعت میں محترم رحمت اللہ خان صاحب جو مرحوم جو جماعت کے مخلص دوست تھے کے فرزند محترم راجہ امیر اللہ خان صاحب ایم۔ اے بھی

ہمارے جیک ایرچھ کے پہنچنے پر ہمارے پاس آ گئے۔ اس سے قبل آنمکرم سے ملاقات پاڑی پورہ میں ہوئی تھی۔ تحریک کرنے پر موصوف نے جماعتی ترقی میں اپنے پرخلوص تعاون کا یقین دلایا اور اپنے ذمہ گذشتہ بقایا کی رقم ادا کرنے کے علاوہ آئندہ کے لئے معقول بجٹ لکھوایا۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد جیک ایرچھ کی مسجد احمدیہ میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں محترم ناظر صاحب بیت المال نے احباب جماعت کو خطاب فرمایا۔ آپ نے احباب جماعت کو ان کی مالی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ اور سفر یورپ کی کامیابی و بخیر و عافیت واپسی کے لئے دعا کی تحریک کی۔ اس کے بعد دوستوں کا بجٹ تشخیص کیا گیا اور بقایاجات کی وصولی کی گئی۔ اللّٰہ تعالیٰ کے فضل سے اس جماعت کا بجٹ بھی دوگنا تشخیص ہوا۔ اور ایک حصہ وصولی بھی ہوئی۔

ماندوجن کیلئے روانگی — اگلے روز مورخہ ۲۲/۷ کو براستہ پاڑی پورہ ماندوجن جاتے ہوئے عزیزم عبدالرحمٰن صاحب خیاض کی دعوت پر ایک گھنٹہ کے لئے ہمارا وفد کاکڈپور ٹھہرا۔ جہاں محترم نون صاحب اور اُنکی اہلیہ صاحبہ نے فارم وصیت کی تکمیل کی اور اپنے ذمہ چندہ کی کچھ رقم بھی ادا کی۔ کھانا کھانے کے بعد یہاں سے ہمارا وفد براستہ پاڑی پورہ ماندوجن کے لئے روانہ ہوا۔

ماندوجن میں رات کو بعد نماز مغرب و عشاء ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم مولوی غلام احمد شاہ صاحب مبلغ مقامی نے مختصر تعارفی تقریر کی۔ ازاں بعد محترم شیخ محمد احسن صاحب صدر جماعت اور خاکسار نے مرکزی وفد کی آمد کی مالی قربانی کی اہمیت کے متعلق تقاریر کیں۔ اس کے بعد مکرم ناظر صاحب بیت المال نے دوستوں کو خطاب فرمایا۔ آپ نے سب سے اول نظام خلافت سے وابستگی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ سفر یورپ کی کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ نیز آپ نے صحابہ کرام کی قربانیوں کی مثالیں دے کر احباب جماعت کو مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی۔

پروگرام کے مطابق یہاں سے ہمیں اسنور جانا تھا مگر بہاڑی پل کی عارضی خرابی کی وجہ سے بس کی بجائے ماندوجن سے رشی نگر پیدل سفر کا پروگرام بنایا اور اس تبدیلی کی اطلاع صدر جماعت اسنور کو بھی بھجوا دی گئی۔

حضور کی ڈنمارک سے لندن میں تشریف آوری (بقیہ صفحہ ۲)

ہونے سے صاف عیاں ہے کہ خدائی بشارت کے بموجب جو خاص برکتیں مسجد مبارک کے ساتھ وابستہ ہیں اللّٰہ تعالیٰ کے فضل سے وہ تمام مساجد کو بھی حصہ وار مل رہی ہیں جو جماعت احمدیہ کی طرف سے اطراف و جوانب عالم تعمیر کی جا رہی ہیں یہ بہت عظیم الشان بشارت ہے جو حضور ایدہ اللّٰہ تعالیٰ کے تاریخی سفر یورپ کے دوران اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں ملی ہے فالحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک۔

حضور نے بذریعہ ڈاک موصول ہونے والی جن منذر خوابوں کا ذکر فرمایا ہے وہ ہمیں اس طرف متوجہ کرتی ہیں کہ ہم اللّٰہ تعالیٰ سے کہ حضور پہلے سے بھی بڑھ کر دعائیں کریں اور دعاؤں سے کسی لحظہ اور کسی آن بھی غافل نہ ہوں۔ جیسا کہ قبل ازیں بعض منذر خوابیں آنے پر حضور ایدہ اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ اللّٰہ تعالیٰ ایسی خوابیں اس لئے دکھاتا ہے کہ تا مومن اور زیادہ اللّٰہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور تضرع اور ابتہال سے دعائیں کر کے اس کے مزید فضلوں کے وارث بنیں۔ کیونکہ وہ خدا جو آنے والے خطرات سے پہلے ہی خبردار کرتا ہے وہ یہ قدرت بھی رکھتا ہے کہ اپنے بندوں کی تضرعات کو سن کر ان خطرات کو دور کر دے اور انہیں اپنی امان میں لے کر پہلے سے بھی بڑھ کر فضلوں رحمتوں اور برکتوں کا وارث بنا دے۔

پس ان ایام میں ہمارا فرض ہے کہ ہم پہلے سے بھی زیادہ عزم اور تہجد کے ساتھ اللّٰہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں اتنی دعائیں کریں اتنی دعائیں کریں کہ مجسم دعا بن جائیں۔ ہر آن اللّٰہ تعالیٰ کے حضور ہماری یہی پکار ہو کہ اے ہمارے قادر و عزیز اور اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن آسمانی آقا تو اپنے فضل سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللّٰہ تعالیٰ اور حضور کے تمام ہمراہیوں کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو اور حضور کی روح القدس سے مدد فرما اور نگہبان و پاسبان بن جا۔ ایسا جذب و اثر پیدا کر کہ حق کی متلاشی اور پیاسی روحیں دیوانہ وار اسلام کی طرف کھنچی چلی آئیں یا پھر ان پر اس رنگ میں اتمام حجت ہو جائے کہ تیرے مقدرات پورے ہو کر اس سرزمین پر غلبہ اسلام کی راہ ہموار کر دیں۔

احباب پوری توجہ پورے التزام اور پورے درد کے ساتھ یہ دعائیں بھی کریں کہ اللّٰہ تعالیٰ حضور ایدہ اللّٰہ تعالیٰ کو کامیابی و کامرانی، صحت و سلامتی اور خیر و عافیت کے ساتھ ہمارے درمیان واپس لائے اور ہمیں حضور کی زیارت سے شادکام فرما کر حضور کی قیادت میں اسلام کی سربلندی اور غلبہ کے لئے پہلے سے بھی بڑھ کر قربانیاں کرنے اور کرتے چلے جانے کی توفیق سے نوازے

آمِیْن اَللّٰھُمَّ آمِیْن

ہیمبورگ میں حضور کی پریس کانفرنس

(بقیہ صفحہ ۶)

ایک شام کو نکلنے والے اخبار HAMBURGER ABENDBLATT نے اپنی اشاعت ۱۸ جولائی میں درمیانے سائز کی حضور کی تصویر دے کر پریس کانفرنس کی رپورٹ شائع کی۔ اخبار لکھتا ہے:۔

"ایک خلیفہ نے پریس کانفرنس منعقد کی

احمدیہ مسلم جماعت کے لیڈر حضرت مرزا ناصر احمد نے اپنے جرمنی دورہ کے اختتام پر یورپ میں اسلام کی ترقی کے متعلق پریس کانفرنس کی اس مشرقی دانا کی باتیں سمجھنا ہمارے لئے آسان نہ تھا لیکن انہوں نے تمام سوالات کے جوابات پوری بشاشت اور تحمل کے ساتھ دیئے۔

سوال۔ جرمنی اور یورپ میں آپ کے کس قدر ممبر ہیں؟

جواب۔ ہم نے تعداد تو نہیں گنی تعداد کے لحاظ سے تھوڑے ہیں مگر ہماری یہ رائے ہے کہ ہم نے جرمنی میں گہرا اثر پیدا کیا ہے اور یقین رکھتے ہیں کہ ہم بہت سے اور ممبر بنا لیں گے۔

سوال۔ یہ کیسے ہوگا؟

جواب۔ جرمن قوم کے قلوب کو فتح کرنے سے اور یہ حقیقت ہے کہ دلوں کو تب ہی فتح کیا جا سکتا ہے جب انہیں اسلام کی خوبیوں سے پوری طرح اطلاع دی جائے۔ نیز ایک سوال کے جواب میں کہا کہ بے تکلفی کے رنگ میں یہ بتانے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ فرینکفورٹ کے علاقہ میں امریکن تہذیب کا اثر مجھے پسند نہیں۔

سوال:۔ اس دفعہ کے سفر میں آپ کا جرمن قوم کے متعلق کیا نظریہ ہے؟

جواب۔ جرمن لوگ بڑے بے تکلف اور کھلے دل والے ہیں۔ انسان ان کے ساتھ جلدی دوست بن جاتا ہے۔"

خدا کے فضل سے امید ہے کہ اسلام اور احمدیت کا اخبارات میں جو ذکر چھپا ہوا ہے انشاء اللّٰہ اس کے شاندار نتائج نکلیں گے اور حق و صداقت کی آواز جرمن قوم کے دلوں کو متاثر کئے بغیر نہ رہے گی اور انشاء اللّٰہ ایسا ہو کر رہے گا۔ دلوں کی اس تبدیلی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

"یاد رکھو جھوٹی خدائی یسوع کی بہت جلد ختم ہونے والی ہے۔ وہ دن آتے ہیں کہ عیسائیوں کے سعادت مند لڑکے سچے خدا کو پہچان لیں گے اور پرانے بچھڑے ہوئے وحدہٗ لاشریک کو روتے ہوئے آملیں گے یہ وہ روح کہتی ہے جو میرے اندر ہے جس قدر کوئی سچائی سے لڑ سکتا ہے لڑے پر یہ وعدے مبدل نہیں ہوں گے۔"

(سراج منیر ص ۶۶)

درخواست دعا

امید ہے احباب حضور کے اس سفر میں کامیابی اور بخیر و عافیت اور بامراد مراجعت کے لئے دعائیں جاری رکھیں گے اور دعاؤں کے ذریعہ اپنے پیارے امام کے ساتھ اس جہاد میں شریک ہو جائیں گے۔ اور ہماری تو دلی دعا ہے کہ ؎

ہر گام پہ ہمراہ رہے نصرت باری
ہر لحظہ و ہر آن خدا حافظ و ناصر

خدا تعالیٰ کی خاطر مال پیش کرنے والا بہت زیادہ برکت حاصل کرتا ہے!

وقفِ جدید کی تحریک میں جن دوستوں نے وعدے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت مبارک میں پیش کئے ہیں۔ دفتر کے ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے ابھی اکثر دوستوں نے ادائیگی نہیں کی ہے۔ وقفِ جدید کے سال کا نصف سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے وصولی کی کمی کی وجہ سے معلمین کے اخراجات کی ادائیگی میں تاخیر کا خدشہ ہے۔ اس لئے وقفِ جدید کی تحریک میں خدا تعالیٰ کی خاطر جن دوستوں نے اپنے وعدے پیش کئے ہیں وہ اس کی ادائیگی کی فکر کریں اور اپنے وعدوں کو اضافہ کے ساتھ ادائیگی کریں کیونکہ اکثر دوستوں کے وعدے ان کی حیثیت سے کم ہیں۔ اس سے آپ کو بہت زیادہ برکت اور رزق میں وسعت ملے گی۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے کیا سچ فرمایا ہے کہ

"اگر کوئی تم میں سے خدا تعالیٰ سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے پس جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا۔"

وقفِ جدید کی تحریک سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی جاری کردہ تحریک ہے یہ وہ یادگاری کارنامہ ہے۔ جو رہتی دنیا تک قائم رہے گا جیسا کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا ہے کہ

"جو فیصلہ آسمان پر ہو چکا ہے زمین پر نافذ ہو کر رہے گا دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی !!! لیکن اس راہ میں انتہائی قربانی پیش کرنا ہی ہمارا فرض ہے۔"

میں دعا کرتا ہوں کہ

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احبابِ جماعت کو مالی قربانی کے میدان میں ہمیشہ اپنا قدم آگے بڑھانے کی سعادت بخشے۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

ہو جو ضروریات پوری کرنے میں کسی قسم کی رکاوٹ پیش نہ آنے پائے۔ مومن کا قدم آگے کی طرف بڑھتا ہے اور وہ کسی ایک جگہ پر ٹھہرے رہنا کبھی بھی پسند نہیں کرتا دعا ہے کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے تمام احبابِ جماعت کو بڑھ چڑھ کر مالی قربانیوں میں حصہ لے کر اپنا قرب حاصل کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

خادم مسجد کی ضرورت

مسجد احمدیہ کلکتہ کے لئے ایک مستعد۔ دیندار خادم مسجد کی ضرورت ہے۔ خادم مسجد کچھ لکھا پڑھا اور دینی مسائل جاننے والا ہو۔ اور وہ خدمتِ مسجد کو ایک سعادت اور محبوب کام سمجھنے والا ہو۔ تحصیل چندہ جات میں بھی مدد کر سکے۔ آپ کو ایک سو روپیہ ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔

ضرورت مند دوست اپنی درخواست اپنی مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کے توسط سے خاکسار کو بھجوا دیں۔ درخواست میں کوائف ضرور درج کئے جائیں۔

خاکسار شریف احمد امینی

205 New Park St,
Calcutta-17

سہ ماہی اوّل اور احبابِ جماعت احمدیہ

احبابِ جماعت کو اس بات کا علم ہے کہ مالی سال ۱۹۶۷/۶۸ء کی پہلی سہ ماہی ختم ہو چکی ہے لیکن نسبتی بجٹ کے مقابل پر لازمی چندہ جات کی وصولی اس قدر کم ہے کہ موجودہ وصولی کی رفتار سے مرکزی ضروریات کا پورا کیا جانا بہت مشکل ہے۔

اپنے بجٹ سالانہ کو پورا کرنا احبابِ جماعت کا فرض ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے رستہ میں مال خرچ کرنے کو بہت فضیلت دی ہے کہ اس سے انسان روحانی ترقیوں کے مدارج طے کر کے قربِ الٰہی کو پا لیتا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسی اصول کو اپنا کر حیاتِ جاودانی پائی اور اسی اصل کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت بھی ترقی کر سکتی ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو پوری ہمت اور اخلاص سے مالی جہاد میں فوری طور پر حصہ لینے کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"پس چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہیں ہوگا۔ یہ ایک مبارک وقت ہے اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد دہم ص۵۰)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:-

"خدا کی رضا کو تم پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر اپنی عزت کو چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے جو [illegible] ہیں۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔"

پس احبابِ جماعت و عہدیداران مال و مبلغین کرام کو ان کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ جبکہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی ختم ہو چکی ہے۔ اپنے نسبتی بجٹ کے مطابق چندہ کی سو فیصدی وصولی کر کے جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں تاکہ مرکزی ضرو

خبریں

جالندھر ۷ راگست۔ گذشتہ روز مرکزی ڈیفنس منسٹر سردار سورن سنگھ نے جی۔ ٹی روڈ کے ساتھ لگنے والے ضلع کپورتھلہ کے ایک درجن دیہات کا دورہ کیا۔ ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمیں ہمیشہ چوکتا رہنا چاہیئے آپ نے کہا کہ بہت سا جنگی سامان راڈر، مشین گنیں، چھوٹی توپیں اور کئی قسم کے ہوائی جہاز وغیرہ اب ہم اپنے دیش میں تیار کرتے ہیں خواہ کچھ بھی ہو دیش کی رکشا کا سوال سب سے بڑا اور اہم سوال ہے لہذا اگر ہمیں کچھ ضروری کام چھوڑنے بھی پڑیں تو بھی اسلحہ بنانے کے کام کو ترجیح دینی ہوگی۔ ایک اور جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ پنجاب دیش کا پوکیدار ہے۔ لہذا پنجابیوں میں اتحاد کی سخت ضرورت ہے پاکستان کے ساتھ ہوائی لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ پاکستان کے پاس اچھے ٹینک تھے مگر تمام ملک ایک چٹان بن گیا تھا۔ لہذا آج بھی ہمیں ذات برادری اور فرقہ وارانہ ذہنیت پر اٹھ کر سوچنا چاہیئے تب ہی جمہوریت بچ سکتی ہے شری سورن سنگھ نے اپیل کی کہ نوجوانوں کو فوج میں بھرتی ہو کر دیش کی سیوا کرنی چاہیئے آپ نے کہا کہ دیش کی ترقی دو باتوں سے پہچانی جاسکتی ہے۔ ایک دیش کے کھیتوں کی پیداوار اور دوسری کارخانوں میں بننے والے مال کی پیداوار بڑھانا ہمیں۔ دونوں پہلوؤں پر پوری طاقت سے کام کرنا ہوگا

قاہرہ ۸ راگست۔ عرب ملکوں کے بادشاہوں اور سربراہوں کی کانفرنس ۲۹ راگست کو سوڈان کی راجدھانی خرطوم میں ہوگی یہاں کے اخباروں نے مزید اطلاع دی ہے کہ خرطوم میں پرسوں ۱۳ عرب ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس ہوئی وہ مکمل طور سے کامیاب رہی۔ کل تیونس کے وزیر خارجہ مسٹر مونگی سلیم نے خرطوم سے اپنے ملک کو واپس جاتے ہوئے قاہرہ کے ہوائی اڈہ پر نامہ نگاروں کو بتایا کہ عرب ملکوں کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس نے کچھ نتائج حاصل کئے ہیں۔ اسرائیلی فوجوں کو جون سے پہلے کی پوزیشن پر ایس دھکیلنے پر مدد ملے گی۔ مسٹر مونگی سلیم نے تفاصیل نہیں بتائیں لیکن نتائج پر خوشی ظاہر کی۔ عراق کے وزیر خارجہ مسٹر عدنان پاچاچی ہمیرا (؟) بھی قاہرہ سے گذرے تو انہوں نے بتایا

سوائے گوزن کی اقتصادی تجاویز کو احتیاط کے ساتھ عمل جامہ پہنایا تو یہ اسرائیلی جارحیت کے خدمت کو ختم کرنے کے لئے کافی ہوں گی۔

راولپنڈی ۷ راگست۔ اعلان کیا گیا ہے کہ عالمی بنک اور ایشیائی ترقیاتی بنک کو امداد دینے والے دیشوں کے کلب دریائے سندھ پر بندھ باندھنے کے لئے ۵۵ کروڑ ڈالر کا غیر ملکی سکہ پاکستان کو دینے کا یقین دلا دیا ہے۔

سرینگر ۷ راگست۔ آج جموں و کشمیر اسمبلی میں متعدد ممبروں نے وارننگ دی کہ پاکستان نئے حملہ کی تیاریاں کر رہا ہے اور ہمیں چوکس رہنا چاہیئے۔ شری جے۔ آر۔ بیر (پونچھ) نے اپنی تقریر میں کہا کہ انہیں اس امر کی معتبر اطلاعات ہیں کہ پاکستان بھارت پر تیسرے حملہ کی تیاریاں کر رہا ہے۔ لوگوں کو اپنے اختلافات ختم کر دینے چاہئیں۔ پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ نے کہا کہ پاکستان کی جارحیت کا مقابلہ کرنے کیلئے دیگر اقدامات کے علاوہ ہم میں یکجہتی ہونی چاہیئے۔

نئی دہلی ۷ راگست۔ آج لوک سبھا میں وزیر خارجہ شری چھاگلہ نے وقفہ سوالات کے دوران کہا کہ پاکستان میں امریکی اڈوں کے قیام کے بارے اخبارات میں شائع شدہ حالیہ اطلاعات شرارت آمیز اور بے بنیاد ہیں۔ شری چھاگلہ نے کہا کہ امریکہ نے پاکستان میں کوئی نیا اڈہ قائم نہیں کیا۔ حکومت کو موصول شدہ اطلاعات کے مطابق پشاور کے قریب امریکن اڈہ پر جو ۱۹۶۵ء میں بھارت پاکستان جنگ سے پہلے قائم تھا اب بھی قائم ہے امریکہ اور پاکستان میں موجودہ معاہدات کے بارے نئے انتظامات کا حکومت کو کوئی علم نہیں کئی ممبروں نے پوچھا کہ کیا حکومت پاکستان کے سابقہ وزیر خارجہ بھٹو کو واپس لینے کے لئے تیار ہوگی جس نے ۱۹۵۸ء تک اپنی دوہری قومیت قائم رکھی۔ اس سوال سے مفروضہ کی بنا پر پہنچتے ہوئے شری چھاگلہ نے کہا کہ اگر مسٹر بھٹو واپس آنا چاہیں تو ان کے کیس پر قومیت ایکٹ کے ماتحت محاسن کی بنا پر غور کیا جائے گا بھٹو کی حالیہ تقریر سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس طرح بھارت کے خلاف ہیں جس طرح وزیر خارجہ کے طور پر تھے۔

بھنڈی گڑھ ۷ راگست۔ پنجاب و ہریانہ کے ۷ ہزار ٹرک اپریٹروں کی ہڑتال آج بھی جاری رہی۔ آج ان کی ہڑتال کا تیسرا دن تھا۔ اس کے ساتھ ہی پنجاب و ہریانہ

پانچ ممبران اسمبلی شری فتح چند وج۔ شری گرو سمارا سنگھ۔ شری دلباغ سنگھ شری سردارا سنگھ کوہلی اور شری گورچن سنگھ کا سیکرٹریٹ کی عمارت کے اندر دھرنا بھی جاری ہے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ ہریانہ سرکار نے گڈز ٹیکس پر جو ۵۰ فی صد سرچارج عائد کیا ہے وہ منسوخ کیا جائے۔ ٹرک اپریٹروں کی ہڑتال سے پیدا شدہ صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ہریانہ سرکار نے آج ٹریکٹروں کی خدمات حاصل کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے چنانچہ زراعتی ٹریکٹروں کے مالکان سے کہہ دیا گیا ہے کہ وہ اپنی ٹرالیوں میں تازہ پھل سبزیاں اور دیگر خوردنی اشیاء ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں لے جانے کے لئے استعمال کریں۔ انہیں مال ایکسپورٹ کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے انہیں کہا گیا ہے کہ وہ وہی کرایہ چارج کریں جو ٹرک اپریٹر چارج کرتے تھے۔

نئی دہلی ۶ راگست۔ آج پریس رجسٹرار کی رپورٹ برائے ۱۹۶۶ء پارلیمنٹ میں پیش کر دی گئی۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت بھارت میں شائع ہونے والے اخبارات اور رسائل کی تعداد ۱۰۹۷۷ ہے۔ جو کہ پچھلے سال کی نسبت بقدر ۵۰۶ زیادہ ہے۔ روزانہ اخبارات میں ہندی سرفہرست ہے۔ اس کے اخبارات کی تعداد ۱۹۹۳ ہے جبکہ دوسرا نمبر انگریزی کا ہے۔ انگریزی اخبارات کی تعداد ۱۸۵۰ ہے۔ تیسرے نمبر پر اردو کے اخبارات ہیں۔ جن کی تعداد ۵۰۸ ہے۔ بنگالی کے ۹۵۰ اور گجراتی کے ۱۵۴ روزنامے ہیں۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ سب سے زیادہ اخبارات و رسائل دہلی میں شائع ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد ۲۳۰۹ ہے بمبئی میں ۱۸۳۰ اخبارات و رسائل شائع ہوتے ہیں۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ روزانہ اخبارات کی اشاعت ۱۰ برس میں ۴۲ اعشاریہ ۴ بڑھی ہے۔ یعنی پہلے سے دگنی ہوگئی ہے ۱۹۶۶ء میں اخبارات کی مجموعی اشاعت دو کروڑ ۱۲ لاکھ ۹۰ ہزار تھی۔

کراچی ۵ راگست۔ ۳۰ جولائی کے آخری ہفتہ کی طوفانی بارش کے بعد بھی یہاں بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ دوسرے تیسرے دن زوردار بارش ہوجاتی ہے جس سے امداد کے کام میں اور کاروبار کو بحال کرنے کی ساری کوشش بے کار ہو جاتی ہے۔

شہری زندگی مفلوج ہوگئی ہے اور کاروبار معطل ہو چکا ہے تجارت اور صنعتکاری پر بھی طوفانی بارش کا تباہ کن اثر ہوا۔ اور بیشتر بازار اور منڈیاں بند ہیں سرکاری اور غیر سرکاری دفتروں میں جزوی طور پر کام ہو رہا ہے

ایک سرسری اندازہ کے مطابق کراچی میں گذشتہ ماہ کی بارش سے کم از کم پچاس کروڑ روپے کا نقصان ہوا۔ بارش سے سیلاب پاکستان کو بھی زبردست نقصان پہنچا۔

یروشلم ۵ راگست۔ یہاں حضرت مسیح کے مقدس گرجا سے سونے کا ایک تاج چوری کرلیا گیا ہے۔ عیسائیوں کے عقیدے کے مطابق جہاں یہ گرجا ہے وہیں حضرت مسیح مدفون ہوئے تھے۔ اور پھر آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے۔ پولیس نے اسرائیل کے طول و عرض میں اس تاج کی تلاش کا حکم دے دیا ہے۔ پولیس کا خیال ہے کہ یہ شرارت کسی لڑکے کی ہے کیونکہ گرجا میں چھوٹے پیروں کے نشانات پائے گئے ہیں۔ یہ طلائی تاج حضرت مریمؑ کے ایک چھوٹے سے بت کے سر پر رکھا ہوا تھا۔ یہ تاج اور کلیسا سو نے کا بنا ہوا ہے۔ تاج میں جواہرات جڑے ہوئے ہیں

بقیہ مدینۃ المسیح۔ بڑے ذوق شوق اور توجہ کے ساتھ کلام اللہ پڑھتے ہیں خدا تعالیٰ برکت دے۔

۸۔ مسجد اقصےٰ میں بعد نماز ظہر تقریباً روزانہ ہی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے کامیاب سفر یورپ کے حالات اخبار الفضل سے پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔

۹۔ مرحوم ماسٹر نثار محمد صاحب کے چھوٹے بھائی مکرم اسرار محمد صاحب مع ماسٹر صاحب کے بڑے لڑکے کے قادیان آئے مورخہ ۶ ؍ ۸ بروز اتوار تعلیم الاسلام سکول میں تعزیتی جلسہ ہوا اور اساتذہ و طلبہ نے ماسٹر صاحب کی ناگہانی وفات پر اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ آپ کے متعلقین سے اظہار تعزیت کیا۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور مرحوم ماسٹر صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پر فائز کرے۔ آمین۔

۱۰۔ مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے ہاں امرتسر میں زیر علاج ہیں احباب کامل شفا پانے کیلئے دعا فرمائیں۔

۱۱۔ ہفتہ زیر اشاعت قادیان اور مضافات ایک دو روز عمومی بارش ہوئی مجموعی طور پر موسم خوشگوار رہا۔ ۸ و ۹ اگست کی درمیانی رات خوب زور کا مینہ برسا۔